www.KitaboSunnat.com

سبق آموز کہانیوں کا مجموعہ

نیکی کی کلیاں

ڈاکٹر انعام الحق کوثر

دار البلاغ
DARULIBLAGH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

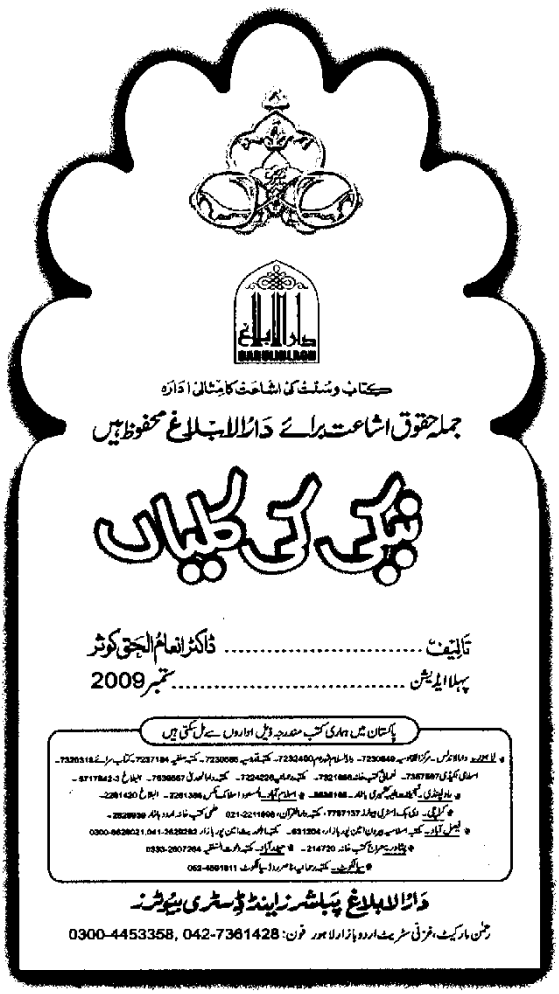

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

جملہ حقوق اشاعت برائے دارالابلاغ محفوظ ہیں

نیکی کی کلیاں

تالیف .... ڈاکٹر انعام الحق کوثر

پہلا ایڈیشن .... ستمبر 2009

پاکستان میں ہماری کتب مندرجہ ذیل اداروں سے مل سکتی ہیں

• لاہور: دارالاندلس ۔ مرکز القادسیہ 7230549۔ دارالسلام شوروم 7232400۔ مکتبہ قدوسیہ 7230585۔ مکتبہ سلفیہ 7237184۔ کتاب سرائے 7320318۔
اسلامی اکیڈمی 7357587۔ نعمانی کتب خانہ 7321865۔ مکتبہ علمیہ 7224228۔ مکتبہ دارالعدل 7639567۔ ابلاغ 3-9717842۔
• راولپنڈی: کتب خانہ ... کشمیری بازار ۔ 5536168 • اسلام آباد: مسعود اسلامک بکس 2261386۔ البلاغ 2261420۔
• کراچی: دی بک اسٹریٹ 7787137، مکتبہ دارالقرآن 021-2211698 علمی کتب خانہ اردو بازار 2629930۔
• فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ بیرون امین پور بازار 631204۔ مکتبہ ... امین پور بازار 041-2628282، 0300-6628021
• پشاور: سراج کتب خانہ 214720۔ • حیدرآباد: مکتبہ ... 0333-2607264
• سیالکوٹ: مکتبہ رحمانیہ ... 052-4591811

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 042-7361428, 0300-4453358

المکتبۃ الرحمانیۃ

۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

نمبر ....

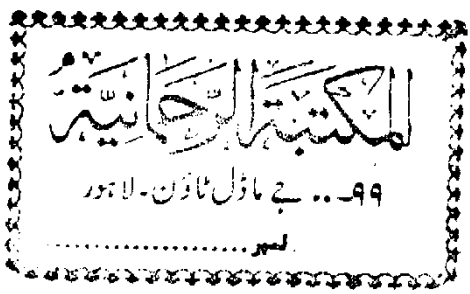

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر انعام الحق کوثر

دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز

رحمٰن مارکیٹ، غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 0300-4453358, 042-7361428

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

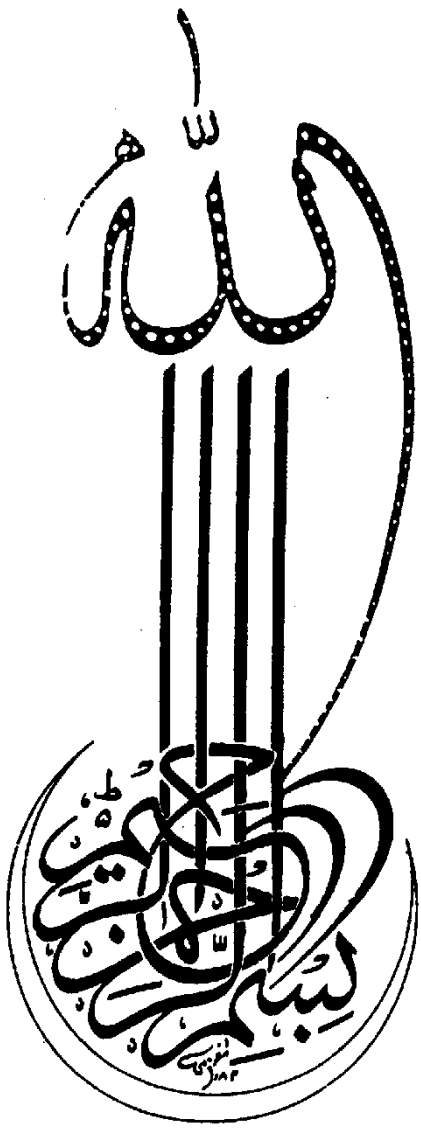

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سچی بات

نیکی کے پھول اور کلیاں

ننھے منے اور پیارے بچو ..... !

آپ اپنے والدین اور دادی اماں، نانی اماں، دادا ابو اور نانا ابو اور سارے خاندان کے لیے خوشبو بکھیرتے، مہکتے ٹہکتے پھول اور کلیاں ہیں۔ وہ آپ کو ایسے ہی رکھتے ہیں جیسے نازک پھول اور کلیوں کو بڑے احتیاط، نزاکت اور سے رکھا جاتا ہے، ان کو کڑی جھلسا دینے والی دھوپ سے بچاتے ہیں، تیز بارشوں آندھیوں جھکڑوں، بگولوں، بادسرسر اور سرد جاڑوں سے بچا کر زہریلے کیڑے مکوڑوں اور ایسے جانوروں سے بچا کر رکھا جاتا ہے کہ جو انھیں ہڑپ کر جائیں یا ان کی ننھی نازک شاخوں اور کونپلوں کو کھا جائیں۔ بالکل ایسے ہی آپ کے والدین آپ کو پوری دنیا سے بچا بچا کر رکھتے ہیں، آپ کو اور اپنے آپ کو اپنے عقیدے کو بچا کر زندگی گزارنے کا سلیقہ وطریقہ بتاتے ہیں۔ یہ کتاب بھی آپ کے لیے یہی کام کرتی ہے۔

آپ کے ہاتھوں میں ان کی تعمیری کہانیوں کا انتخاب حاضر ہے۔ امید ہے قرآن و حدیث اور تاریخ سے اخذ کی گئی یہ دلچسپ کہانیاں آپ کو بہت پسند آئیں گی۔ امید ہے کہ آپ ہمیں اپنی تعمیری آراء سے بھی آگاہ کریں گے۔

بچوں کی اصلاح وتعلیم کیلئے لکھی جانے والی اس تربیتی کتاب کے مؤلف ڈاکٹر انعام الحق کوثر ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر انھوں نے بہت لمبا عرصہ قابل تحسین کام کیا ہے۔ وہ ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم کوئٹہ بلوچستان کے ناظم تعلیمات بھی ہیں۔ بچوں کی تعلیم و تربیت

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کے حوالہ سے ان کی کاوشوں پر مبنی کافی لٹریچر اہل پاکستان کے سامنے آ کر دادِ تحسین وصول کر چکا ہے۔ مؤلف کی اس کتاب کو اس سے قبل یونیسف (اقوام متحدہ) کے تعاون سے خوبصورت و دیدہ زیب انداز میں چھ حصوں میں شائع کیا گیا تھا۔ جس کو عوامی حلقوں میں خوب پذیرائی ملی اور سراہا گیا۔

اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر صاحب کو لکھنے کے فن سے خوب نوازا ہے۔ اس بات کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ انھوں نے 1943ء میں بچوں کے لیے پہلی کہانی بعنوان ''اپنی اصلیت کو نہ بھولو'' لکھی۔ پھر ان کا قلم حرکت میں ایسا آیا کہ اب تک وہ بچوں کی تعلیم وتربیت پر لکھتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ کریم ان کی یہ کاوشیں قبول فرمائے۔ آمین !

لیجیے، پیارے بچو ..... ! ہم نے آپ کے لیے دلچسپ کہانیوں کو پیش کرنے کا وعدہ پورا کر دیا، اللہ کریم سے دعا کریں وہ ہمیں مزید سستا اسلامی لٹریچر آپ تک پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین !

اب اجازت دیں اگلے کہانیوں کے سلسلے تک .....!

خیر اندیش

خادم کتاب و سنت

محمد طاہر نقاش

یکم جولائی ۲۰۰۹ء

لاہور

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

بچے کیا ہیں؟

''نیکی کی کلیاں'' بچوں کی کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ ان کا تانا بانا سچے واقعات سے بنا گیا ہے۔ کہانیوں کا یہ سلسلہ یونیسیف پاکستان کے تعاون سے اس سے پہلے بھی شائع ہوا مگر اب اسے دارالابلاغ کی طرف سے شائع کیا جا رہا ہے۔ بچوں کے لیے عموماً جنات کی کہانیاں، بادشاہ اور ملکہ کے قصے اور جاسوسی قسم کے کتابچے زیادہ لکھے گئے ہیں ۔میری یہ آرزو تھی کہ بچوں کے ذوق کی تسکین کے ساتھ ساتھ ان کے کردار و اخلاق کی بھی اصلاح ہو۔ بہ الفاظ دیگر وہ کہانیوں سے لطف اندوز ہونے کے پہلو بہ پہلو ان پر غور بھی کریں اور کچھ پانے کے بعد اسے اپنائیں بھی۔

یہ خالص تعمیری اور اخلاقی پہلو پیش نظر رکھ کر جب میں نے قلم اٹھایا تو میرے سامنے رسول اللہ ﷺ کا اسوۂ حسنہ، خلفائے راشدین کا کردار اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا اخلاق اور .....بے شمار باتیں تھیں ۔ہر بات ایسی کہ صداقت پر مبنی اور دل نشین چنانچہ میری جستجو کامرانی سے ہمکنار ہوگئی۔ فللہ الحمد

ترتیب میں سب سے پہلی کہانی ''سوچ'' اللہ تعالیٰ کی عظمت کی فکر عطا کرتی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس کے بعد ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں'' ہمارا استقبال کرتی ہیں ۔اس کے فوراً بعد ملک کی عزت و توقیر کا نشان ابھرتا ہے وہ ''پرچم'' ہے ۔پرچم کی سربلندی انسانی کردار کی عکاسی کرتی ہے۔ انسان مل جل کر رہنا پسند کرتے ہیں اور مل جل کر رہنے کے لیے انہیں ''سلام کے طریقے'' سیکھنے چاہئیں۔ اسی طرح دوسری کہانیاں ''استاد کا احترام''، ''علم کے چاہنے والے''، ''انصاف''، ''مساوات'' اور ''محنت کی عظمت'' وغیرہ سب بامقصد ہیں۔

کہانیوں کو مختصر اور سادہ الفاظ میں تحریر کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور اس سعی حقیر میں کس قدر کامیابی ہوئی ہے یہ تو اللہ ہی جانتا ہے، آپ حضرات اس کا اندازہ لگائیں گے۔ شاید یہ بات دلچسپی کا باعث بنے کہ میں نے اس وقت لکھنا شروع کیا تھا جب میں ساتویں جماعت کا طالب علم تھا۔چنانچہ میری پہلی کہانی ''اپنی اصلیت کو نہ بھولو'' ۱۹۴۳ء میں ہفت روزہ ''غنچہ'' بجنور (یو۔پی) میں شائع ہوئی تھی، جو تاریخی واقعے پر مبنی تھی اور جس پر غور و فکر کے انداز کی چھاپ تھی۔یہی ڈھنگ کم و بیش مجھ ناچیز کی زندگی میں رہا، جسے میں آج بھی سچی راہ سمجھ کر اسی پر گامزن ہوں۔

یہ بات میرے پیش نظر رہی ہے کہ بچے ہماری قوم کی امانت ہیں ۔یہ مستقبل کا سرمایہ ہیں ۔اگر ہم انہیں مثبت اور تعمیری قسم کی کہانیاں پڑھنے کو نہیں دیں گے تو پھر ان سے مثبت اور تعمیری اخلاق اور کردار کی توقع کیسے کریں گے۔

سب کہتے ہیں کہ بچے والدین کی آنکھوں کا نور ہوتے ہیں۔وہ ایک پودے کی مانند ہوتے ہیں۔جس طرح ایک پودے کو ایک درخت بنانے کے لیے مالی کو محنت

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت ہوتی ہے،اسی طرح ماں باپ اپنے بچوں کو اچھا انسان اور اچھا مسلمان بنانے کے لیے محنت سے ان کی تربیت کرتے ہیں ۔یہ ایک سچی بات ہے کہ بچے کے بغیر زندگی کچھ نہیں۔

ادیب کی نظر میں .....بچے کتاب کی مانند ہیں۔کتاب کو غور و فکر سے پڑھیے ،معلومات میں اضافہ ہوگا۔بچوں کا مطالعہ غور و فکر سے کیجیے۔ اچھے طریقے سے پرورش کے بعد بچے مفید اور کار آمد شہری بنتے ہیں ۔

مصور کی نظر میں.....بچے تصویر کی طرح ہیں۔ خاکے کے بعد جتنی محنت سے تصویر بنے گی اور رنگ کی بھرائی ہو گی۔ اتنی ہی تصویر زیادہ رنگین اور خوشنما ہو گی۔

شاعر کی نظر میں بچے پھل کی مانند ہیں۔ جس کی خوشبو اور خوشنمائی کو ہر کوئی دل سے چاہتا ہے۔

ڈاکٹر کی نظر میں .....بچے دوا کی طرح ہیں ۔جیسے مریضوں کے لیے دوا ضروری ہے اسی طرح بچے والدین کے لیے دوا کا کام کرتے ہیں۔

ماں کی نظر میں.....بچے گلشن اور زندگی کا نام ہیں ۔دوسرے لفظوں میں یہ دنیا بچوں کے بغیر ادھوری ہے۔اسی لیے یہ جان سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ کا قول ہے کہ ”بچہ والدین کے پاس اللہ کی انمول امانت ہے اور جو والدین اپنے بچوں کی صحیح تربیت کے فریضہ سے غافل ہیں وہ اس امانت میں خیانت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔“

دونوں جہانوں کے سردار ﷺ کی زندگی کا وہ انداز روشن دن کی طرح نکھرا ہوا سامنے آتا ہے جس کی وجہ سے آپ ﷺ چھوٹے چھوٹے بچوں میں تشریف فرما

”محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

ہوتے، ان سے انتہائی شفقت اور محبت کا اظہار کرتے ۔کھلے ہوئے چہرے کے ساتھ گفتگو فرماتے ،انہیں دیکھ کر سلام میں پہل کرتے ،ان کے دکھ درد کو اپنا سمجھتے اور ان کے حلقے میں پہنچ کر آپ ﷺ کی رحمت والی شان یوں ظاہر ہوتی کہ بچے اپنے شفیق اور مہربان والدین کی شفقت اور مہربانی کو فراموش کر بیٹھتے۔

قرآن مجید میں آتا ہے کہ ''اہل ایمان وہ ہیں جو دعائیں مانگا کرتے ہیں کہ ''اے ہمارے رب ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کو ٹھنڈک دے۔''

انعام الحق کوثر
ناظم تعلیمات
ادارہ نصابیات و مرکز توسیع تعلیم
کوئٹہ (بلوچستان)

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سوچ

پیارے بچو! موسم بہار تھا۔ باغ میں ہر طرف ہری بھری کیاریاں دلربا منظر پیش کر رہی تھیں ۔رنگ برنگے پھولوں کی مہک دل و دماغ کو معطر کر رہی تھی۔سبزے کا مخملیں فرش انسان کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔اسی باغ کے قریب چراگاہ میں ایک گڈریا اپنی بھیڑ بکریاں چرا رہا تھا، وہ اپنے اس فرض کو ادا کرتے کرتے رنگین پھولوں سے لدے ہوئے ایک بوٹے کے پاس رک گیا اور کچھ سوچنے لگا، اسی سوچ میں وہ اتنا دلگیر ہوا کہ اس کے رخساروں پر موتیوں کی لڑیوں کی طرح آنسو بہنے لگے ۔

اتنے میں اس کا ایک دوست وہاں آنکلا اور گڈریے کو اس حالت میں دیکھ کر پوچھنے لگا : آج تم بڑی گہری سوچ میں ہواور خوف زدہ دکھائی دیتے ہو۔ گڈریے نے ٹھنڈی سانس لی اور جواب دیا: ''میں نے اس جھاڑی میں سے ایک مینڈک کو جاتے ہوئے دیکھا وہ کتنا بھدا،مکروہ اور بدشکل تھا''۔

گڈریے کا دوست یہ سن کر ہنس پڑا اور شوخی سے کہنے لگا : ''تو پھر تم اسے دیکھ کر ننھے منے بچوں کی طرح سہم گئے۔''

جوان گڈریا کہنے لگا : ''میرے دوست!میں مینڈک سے خوفزدہ نہیں ہوابلکہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

جس وقت میں نے مینڈک کو دیکھا اور اسے نہایت بد نما اور مکروہ پایا تو اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے طرح طرح کے خیالات میرے دل میں آئے۔

میرے دوست ! مجھے اسی خیال نے پریشان کر دیا ہے۔اس مہربان خالق کی ہم ناشکر گزار انسانوں پر کتنی زیادہ عنایتیں ہیں ۔میں نے خیال کیا کہ مینڈک اپنی تمام عمر اندھیرے اور کیچڑ میں گزار دیتا ہے،اس کو زندگی بھر چین اور سکھ نصیب نہیں ہوتا۔ اور ایک میں ہوں مناسب قد کا مالک اور ہر اعتبار سے موزوں، کھڑے ہو کر چلنے کی قوت رکھتا ہوں۔خوشبو رکھنے والے پھولوں اور سر سبز گھاس کے چمکنے والے رنگ کو دیکھ کر خوش ہوتا ہوں ۔شفقت رکھنے والے والدین کے سایہ میں آرام کرتا ہوں، مگر میں نے کبھی سچے دل سے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا نہیں کیا۔میں کتنا ناشکر گزار اور اصل فرض سے بے پروا ہوں'' پھر گڈریا کہنے لگا :''انسانوں کو اپنے خالق کی جانب سے اتنا لا پروا پا کر میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ آنسو جاری ہو گئے۔گڈریے کا دوست اس کے ان قیمتی خیالات کو جان کر حیران رہ گیا۔اور پھر عمر بھر وہ اس واقعہ کو یاد کرتا رہا کہ مینڈک ہی سے ایک سمجھ بوجھ رکھنے والے انسان نے کیسا قیمتی سبق حاصل کیا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

پیارے نبی ﷺ کی پیاری باتیں

ایک دفعہ نبیٔ کریم ﷺ سفر میں تھے۔ایک منزل پر پہنچ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کھانا پکانے کی تیاریاں شروع کیں۔ایک پانی کا انتظام کررہا ہے تو دوسرا آٹا گوندھنے میں مصروف ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں لکڑیاں لاؤں گا۔صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم خدمت کے لیے حاضر ہیں۔آپ ﷺ تکلیف نہ فرمائیں۔مگر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے بھی اپنے حصے کا کام کرنا چاہیے۔

عزیز بچو!اسلامی مساوات کی یہ کتنی ارفع مثال ہے۔

بدر کی لڑائی میں اسلامی لشکر کے پاس سواریاں بہت کم تھیں ۔تین تین صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایک اونٹ سواری کے لیے ملا۔جس پر وہ باری باری بیٹھتے تھے۔نبی اکرم ﷺ بھی ایک اونٹ پر دو صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ شامل تھے اور وہ اپنی باری پر ہی سوار ہوتے تھے۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بہت زیادہ اصرار کیا کہ آپ ہمارے سردار ہیں پیدل نہ چلیں ہم آپ ﷺ کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن نبی اکرم ﷺ سرور کائنات نے فرمایا: ''میں اسے پسند نہیں کرتا کہ تم پیدل چلو اور میں سوار ہوں۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مدینہ منورہ میں جب مسجد نبوی کی تعمیر شروع ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے۔ایک گارا لاتا تو دوسرا اینٹیں پیش کرتا۔اس موقع پر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ اینٹیں اٹھانے میں لگے رہتے۔دیکھنے والے یہ نہ جان سکتے تھے کہ سردار کون ہے اور مزدور کون ؟صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بار بار عرض کی: ''آپ محنت نہ کریں۔''لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم برابر تعمیر کے کام میں شریک ہوتے رہے۔

بدر کی لڑائی میں مسلمانوں نے دشمن کی فوج کے ۷۲ سپاہیوں کو گرفتار کر لیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان قیدیوں کو صحابہ کے حوالے کیااور فرمایا کہ ''انہیں آرام کے ساتھ رکھنا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق وہ ان قیدیوں کو اچھا کھانا کھلاتے اور خود کھجوروں پر گزر اوقات کرتے۔ ان قیدیوں میں سے ایک نے بیان کیا کہ میں ایک انصاری کے گھر قید تھا گھر کا مالک خود کھجوریں کھاتا اور مجھے روٹیاں کھلاتا تھا۔میں کہتا کہ آپ روٹیاں کھائیں اور کھجوریں مجھے دیں تو گھر کا مالک جواب دیتا کہ ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تمہیں مہمانوں کی طرح رکھا جائے۔

ایک مرتبہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوااور سوال کیا۔آپ نے فرمایا کہ ''تو جوان اور تندرست ہے، تندرست کے لیے مانگنا مناسب نہیں جو شخص اپنی روزی پیدا کرنے کے قابل ہو اس کے لیے سوال کرنا حرام ہے۔'' یہ کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ تیرے گھر میں کوئی چیز ہے.....؟

سائل نے جواب دیا: ''ایک کمبل اور ایک پیالہ۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''جاؤ اور دونوں چیزیں لے آؤ۔'' سوال کرنے والا کمبل اور پیالہ لے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کمبل اور پیالہ کون خریدے گا؟'' ایک شخص نے ایک درہم قیمت بتائی لیکن رسول اللہ ﷺ نے اسے قبول نہ کیا۔ایک دوسرے شخص نے دو درہم کے بدلے میں وہ چیزیں خرید لیں۔آپ ﷺ نے اس سائل سے کہا کہ ایک درہم میں ضروری چیزیں لے کر گھر میں دے دے اور ایک درہم میں کلہاڑی خرید کر لائے ۔سائل کلہاڑی خرید کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ سے دستہ ٹھونک دیااور فرمایا کہ جا کر لکڑیاں کاٹ کر لا اور بیچ۔وہ شخص پندرہ دن تک لکڑیاں فروخت کرتا، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔اس وقت اس کے پاس دس درہم تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس رقم کا کپڑا اور غلہ خرید لے اور آئندہ بھی ایسے ہی اپنے بازو کی طاقت سے روزی پیدا کرنے کی کوشش کرتا رہ کیونکہ یہ مانگنے سے بہت بہتر ہے۔

ویسے رسول اللہ ﷺ حاجت مندوں کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ایک بار ایک سوالی آیا آپ ﷺ کے پاس کچھ نہ تھا۔آپ ﷺ نے گھر پیغام بھیجا کہ کچھ ہو تو سائل کو دے دو۔گھر سے جواب ملا کہ صرف تھوڑا سا آٹا ہے وہ رات کے لیے رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ آٹا ہی سائل کو دے دیا جائے۔چنانچہ آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق وہ آٹا سائل کو دے دیا گیا اور اس رات گھر میں سب لوگ بھوکے رہے۔

ایک مرتبہ فدک سے غلہ کے چار اونٹ آئے۔ آپ ﷺ نے غلہ تقسیم کرنا شروع کیا، حتی کہ کوئی لینے والا نہ رہااور بچ گیا۔آپ ﷺ انتظار کرنے لگے کہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شاید کوئی اور شخص آجائے۔ ادھر شام ہوگئی۔ کسی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ گھر تشریف لے جائیں باقی غلہ کل تقسیم ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک یہ باقی ہے میں گھر نہیں جاسکتا۔'' رات آپ ﷺ مسجد ہی میں رہے۔ صبح کچھ حاجت مند آئے انہیں غلہ دینے کے بعد رسول اللہ ﷺ گھر تشریف لے گئے۔

عزیز بچو! ان واقعات سے اسلامی مساوات، فرض شناسائی، خدا ترسی اور محنت کی عظمت اجاگر ہوتی ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

محنت کی عظمت

بچو! حلال روزی کمانے سے انسان کی بے عزتی نہیں ہوتی۔ پڑھنے لکھنے کا یہ مقصد نہیں کہ انسان اپنے کام تک اپنے ہاتھ سے نہ کرے۔ ہمارے نبی اکرم ﷺ نے تجارت میں بڑی برکت بتلائی ہے۔ تاریخ کے اوراق بتاتے ہیں کہ اکثر عالموں اور اماموں نے تجارت اور صنعت کو اپنی روزی کا ذریعہ بنایا۔

چنانچہ سیدنا سالم بن عبداللہ بازار میں لین دین کا کام کرتے تھے۔ امام یونس اور ابوحنیفہ کی ریشم کے کپڑے کی تجارت تھی۔ ابو یعقوب لکڑی کا کام کرتے تھے اور امام بن جوزی تانبا بیچا کرتے تھے۔ محمد بن سلیمان کا معاش کا ذریعہ گھوڑوں کی خرید و فروخت تھا۔ اویس قرنی اونٹ چرا کر اور گٹھلیاں بیچ کر گزارہ کرتے تھے۔

امام ابو سعید یوں تو قاضی کے عہدہ پر مقرر تھے۔ مگر پھر بھی دس ورق روز کتابت کے طور پر لکھا کرتے تھے اور ان کی اجرت پر ہی قانع رہتے تھے۔ اپنے وقت کے مشہور طبیب ابوالفضل دمشق میں بڑھئی کا کام کرتے تھے اور اس فن میں بھی بڑی مہارت رکھتے تھے۔ چنانچہ شاہی شفا خانہ کے دروازے انہوں نے ہی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

تیار کیے۔ وہ جامع مسجد دمشق کی گھڑیاں بھی مرمت کرتے تھے۔ ہندوستان کے شہنشاہ اورنگ زیب عالمگیر اپنی روزی قرآن مجید کی کتابت کر کے حاصل کیا کرتے تھے، ویسے ان کی سلطنت کا خزانہ زر و جواہر سے پر تھا اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ بعض دن صرف ایک چھوارے پر گزار دیتے تھے، حالانکہ آپ اپنے وقت کے بہت بڑے رئیس بھی تھے۔

تیسری صدی ہجری میں آپ نے اپنے شہر بخارا کے باہر مسافروں کے لیے ایک سرائے بنوانی شروع کی، تعمیر کے قریب مزدور اینٹیں لاکر رکھتے جاتے تھے اور امام بخاری خود وہ اینٹیں اٹھا اٹھا کر معمار کو دیتے تھے۔ اسی تعمیر کے دوران ایک دن آپ کا ایک شاگرد ادھر سے آ گزرا۔ اس نے ہمدردی کے طور پر امام صاحب سے مزدوری کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: یہ ایسا کام ہے جو نفع دیتا ہے اور اللہ مجھے نیک لوگوں کی پیروی کا اجر دیں گے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انصاف

عزیز بچو.....! سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رات کی تاریکی میں شہر کی گلیوں میں گھوما کرتے تھے۔ اپنی نیند کو خیر باد کہہ کر سونے والوں کی نگرانی کے لیے بے تاب ہوتے تھے، ان کے سینے میں ایک ایسا دل تھا جو سب کی خاطر دھڑکتا تھا۔

ایک رات ایک مقام سے گزرے تو دیکھا کہ ایک عورت بیٹھی کچھ پکا رہی ہے اس کے نزدیک ہی کئی بچے رو رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ رک گئے معلوم کیا تو پتا چلا کہ بچے کئی وقتوں سے بھوکے ہیں۔ یہ جان کر بہت زیادہ پریشان ہوئے، اسی وقت واپس جا کر بیت المال سے کھانے پینے کا سامان لائے۔

خادم نے بہت کہا کہ آقا یہ بوجھ مجھے اٹھانے دیجیے۔ لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''قیامت میں میرا بوجھ تم نہیں اٹھاؤ گے۔'' چنانچہ انہوں نے سامان پہنچایا اور پھر چولھا بھی پھونکا تاکہ بچوں کے لیے جلد کھانا تیار ہو جائے اور یوں وہ اپنے فرض سے سبکدوش ہوئے۔

ایک دوسری رات آپ نے ایک عورت کو دیکھا جس کی گود میں ایک بچہ تھا۔ مگر وہ بے تحاشا رو رہا تھا آپ پاس سے گزر گئے۔ واپس آئے تو دیکھا کہ وہ بچہ اسی طرح چیخ رہا تھا آپ نیرونے کا سبب پوچھا عورت کہنے لگی: ''تمہیں حقیقت معلوم نہیں ویسے ہی مجھے کہہ رہے ہو کہ بچے کو کیوں چپ نہیں کراتی۔ اصل میں

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے حکم دے دیا ہے کہ دودھ چھوڑنے سے پہلے کسی بچے کو وظیفہ نہ دیا جائے۔ میں اس کا دودھ چھڑوانا چاہتی ہوں تا کہ وظیفہ مل سکے۔''

یہ سنتے ہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک آہ بھری اور کہا: ''ہائے عمر! تو نے کتنے بچوں کا خون کیا ہو گا۔''

پیارے بچو.....! پتا ہے اگلے روز کیا ہوا ساری سلطنت میں حکم جاری کیا گیا کہ بچے کے لیے پہلے ہی دن سے وظیفہ مقرر کر دیا جائے۔

یہ وہی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے جن سے ملنے کے لیے بڑے بڑے ملکوں کے سفیر آتے تھے۔ جو بڑی شان اور بڑے ناز کے ساتھ مدینہ منورہ میں داخل ہوتے لیکن وہ وہاں کی سادہ زندگی دیکھ کر حیران رہ جاتے۔ ساتھ ہی ساتھ وہ ہر طرف سکون اور لوگوں کے چہروں سے خلوص ٹپکتا دیکھتے تھے۔ جب وہ خلیفہ کے حضور پہنچتے تو سادگی دیکھ کر حیران ہوئے بغیر نہ رہتے۔ مگر اسی خلیفہ کے چہرے سے جلال اور ان کی نگاہوں سے جمال پھوٹ رہا ہوتا تھا۔ جو عام انسان کی طرح زندگی گزارتا تھا۔

بیت المقدس کو اسلامی فوجوں نے گھیر لیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی بیت المقدس روانہ ہوئے اور اپنے ساتھ غلام کو بھی لے لیا۔ سفر کے لیے صرف ایک اونٹ تھا جس پر باری باری غلام اور آپ رضی اللہ عنہ سوار ہوتے تھے جس وقت شہر کے دروازے نظر آنے لگے تو غلام کی باری تھی سیدنا ابوعبیدہ، خالد بن ولید رضی اللہ عنہما اور دوسرے مسلمان اکابر استقبال کے لیے آئے ہوئے تھے۔ سب نے عرض کی: ''امیر المومنین اب آپ اونٹ پر سوار ہو جائیں۔ جواب ملا: ''آپ لوگ جانتے ہیں کہ خادم کی باری ہے۔'' سب خاموش ہو گئے۔ آپ کے کپڑوں پر چمڑے کے پیوند لگے ہوئے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ صورت پر گرد و غبار چھایا ہوا تھا۔ اسی حال میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے غلام کے اونٹ کی نکیل پکڑے شہر میں داخل ہوئے لوگ حیرانی سے تکنے لگے۔ نگاہیں ان واقعات سے اجنبی تھیں۔

پیارے بچو..... ! ان واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل خوبصورتی جسم پر پہنے ہوئے اعلیٰ قسم کے لباس میں چھپی ہوئی نہیں ہے بلکہ صحیح خوبصورتی روح کی صفائی اور پاکیزگی میں پوشیدہ ہے اور اسی سے انسان سربلند ہو سکتا ہے۔ اس صفائی اور سربلندی کے لیے ہمیشہ دوسروں کی بھلائی چاہنا مددگار ثابت ہوتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عفو وکرم

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کمرے کے اندر تشریف رکھتے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کا غلام باہر دروازے پر بیٹھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کو کسی ضرورت کے باعث اسے آواز دینا پڑی لیکن کوئی جواب نہ آیا۔تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اسے پھر بلایا۔ اس مرتبہ بھی اس نے سنی ان سنی کر دی اور چپ رہا۔ بعد ازاں آپ نے تیسری بار بلایا۔ اس مرتبہ بھی غلام ٹس سے مس نہ ہوا۔ باہر ایک اور شخص کے کان میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی آوازیں آئیں تو وہ اندر آ گیا اور عرض کی۔ آپ کا غلام دروازے پر بیٹھا ہے آوازیں سن رہا ہے لیکن جواب نہیں دیتا یہ سن کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔

کچھ وقفے بعد وہ غلام خود ہی کسی کام کے لیے اندر گیا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم نے میری آواز نہیں سنی تھی؟ کہنے لگا : بے شک سنی تھی۔ اس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ پھر تمہیں کس نے جواب دینے سے روکا؟ غلام شرمندہ ہوا اور عرض کی : ''آپ رضی اللہ عنہ کی خدا ترسی کے سبب میں سزا سے محفوظ ہوں''اس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے غصے ہونے کے بجائے فرمایا : ''اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے مجھے اپنی مخلوق میں ایسا بنایا جس سے اس کی مخلوق مامون اور محفوظ ہے۔''

عزیز بچو! سلطنت کے امیر کی جانب سے ایک ادنیٰ غلام کے ساتھ یہ سلوک

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہمارے لیے خاص پیغام رکھتا ہے کہ ہمیں بھی اپنے ملازموں، چپڑاسیوں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ ایک خارجی نے مسلمانوں کے خلیفہ سلیمان بن عبدالمالک کو فاسق اور فاسق زادہ کہا۔ خلیفہ نے عمر بن عبدالعزیز سے رائے لی کہ اسے کیا سزا دینی چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ جیسے اس نے آپ کو برا کہا ہے ویسے آپ بھی کہہ لیجیے۔ دربار والے آپ کی اس رائے سے بہت متاثر ہوئے۔

جب عمر بن عبدالعزیز خلیفہ بنے تو مزاج میں فرق نہ آیا۔ریاح بن عبید نے آپ کے سامنے حجاج بن یوسف کو گالی دی۔ حجاج کے متعلق سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی اپنی رائے اچھی نہ تھی مگر آپ نے ریاح بن عبید کو برا بھلا کہنے سے منع کیا اور فرمایا: ''اے ریاح جب مظلوم ظالم کو خوب برا کہہ کر اپنا بدلہ لے لیتا ہے تو ظالم کو اس پر فضیلت حاصل ہو جاتی ہے''۔ ایک دفعہ آپ کے عہد میں کوفہ کے عامل عبدالحمید بن عبدالرحمٰن نے لکھا کہ میرے سامنے ایک ایسا شخص پیش کیا گیا ہے جو آپ کو گالیاں دیتا ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ اس کی گردن اڑا دوں لیکن اس خیال سے قید کر دیا ہے کہ پہلے آپ سے پوچھ لوں۔ آپ نے جواب دیا: اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میں تم سے خون بہا لیتا۔ کیونکہ گالی دینے سے کوئی شخص قتل نہیں کیا جا سکتا، اس لیے اگر تمھارا دل چاہے تو اسے گالی دے لو ورنہ رہا کر دو۔

سلطان صلاح الدین ایوبی ایک مرتبہ ایسے بیمار ہوئے کہ بیماری لمبی ہوتی گئی جس کے نتیجے میں آپ شفا پانے کے بعد بھی خاصے کمزور ہو گئے اور بول چال میں بھی دقت ہونے لگی۔ ایسی حالت میں آپ نے نہانے کی ضرورت محسوس کی تو حمام میں چلے گئے اورملازم کوگرم پانی لانے کو کہا۔خادم گرم پانی لیکر پہنچا لیکن

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سلطان کے رعب سے اس پر لرزہ طاری ہو گیا۔ جس کے باعث برتن ہاتھ سے گر گیا اور یوں گرم پانی سلطان کے بدن پر جا پڑا۔ جس سے جسم جل گیا۔ سلطان نے خادم کو فی الفور سرد پانی لانے کو کہا۔ وہ جلدی سے ٹھنڈا پانی لایا مگر بدقسمتی سے اس بار بھی سلطانی رعب سے اس کے ہاتھ کانپ گئے اور ٹھنڈا پانی بھی سلطان کے جسم پر جا پڑا۔

اس حادثے سے کمزور اور لاغر سلطان کی حالت زیادہ خراب ہو گئی اور وہ بے ہوش ہو گئے آپ کو باہر لایا گیا۔ جب طبیعت بہتر ہوئی تو خادم سے اتنا کہہ کر خاموش ہو گئے کہ بھئی! اگر مجھے ختم کرنے کا ہی ارادہ تھا تو صاف کہہ دیتے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کھری کھری باتیں

بچو.....! سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بچپن میں ایک روز اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھیل رہے تھے کہ ادھر سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ گزرے۔ ان کو دیکھ کر سب لڑکے ڈر کر بھاگ گئے۔ لیکن ابن زبیر اپنی جگہ سے نہ ہلے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابن زبیر کی یہ بے باکی دیکھ کر کہا: ''تم ہمیں دیکھ کر کیوں نہیں بھاگے؟'' ابن زبیر نے بغیر کسی جھجک کے کہا: میں نے ایسی کوئی غلطی نہ کی تھی جو بھاگتا۔ راستہ بھی اتنا تنگ نہ تھا کہ آپ کی خاطر جگہ چھوڑ دیتا۔اس جواب سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خوش ہوئے اور ابن زبیر کو سینہ سے لگایا ان کی بہادری کی تعریف کی۔ بچپن میں یہ حال تھا تو بڑھاپے میں بھی حجاج بن یوسف کے ظلم کے خلاف آواز اٹھائی اور اکیلے دس ہزار فوج کے ہمراہ دو دن تک مقابلہ کرتے رہے۔ سیدنا معاویہ کی خلافت کا زمانہ تھا۔ابو مسلم خولانی ملنے آئے اور "السلام علیکم" اے مزدور کہا۔ دربار میں حاضر لوگوں نے اس انسان کو پسند نہ کیا اور کہا آپ کو اس طرح پکارنا چاہیے: ''السلام علیکم اے امیر المؤمنین!''

مگر ابو مسلم نے وہی الفاظ دہرائے: '' السلام علیکم اے مزدور!''

سیدنا معاویہ جان گئے اور لوگوں کو مزید کچھ کہنے سے روکا اور فرمایا:

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

"تم ابو مسلم کی بات کو جانے دو۔ یہ جو کچھ کہہ رہے ہیں سوچ بچار کے بعد کہہ رہے ہیں۔" ابو مسلم کہنے لگے: "کیا تم اس سے زیادہ کچھ اور ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اجرت پر رعایا کی نگہبانی کے لیے ایسا مقرر کیا جیسے بکریوں کی رکھوالی کے لیے چرواہا۔ مزدور نہ پکاروں تو اور کیا پکاروں؟"

پیارے بچو.....! قرآن مجید کے اس اصول نے یہ الفاظ کہلوائے کہ حکومت اللہ کی امانت ہے اور ہم صرف اس کے نگہبان اور امین ہیں۔

ایک دفعہ خلیفہ سلیمان عمر بن عبد العزیز کے ساتھ کسی سفر پر جا رہے تھے کہ جنگل میں قافلے کو بادلوں نے گھیر لیا۔ بجلی زور زور سے چمکنے لگی۔ سلیمان نے گھبرا کر ایک لاکھ درہم عمر بن عبد العزیز کو خیرات کرنے کے لیے دیئے تاکہ اس کی برکت سے یہ مصیبت جاتی رہے۔ عمر بن عبد العزیز گویا ہوئے کہ اس سے بہتر تو یہ تھا کہ آپ نے جن لوگوں کی جائیدادوں کو ناجائز طور پر اپنے قبضہ میں لے رکھا ہے وہ واپس کر دیتے۔ سلیمان پر خوف طاری تھا۔ اس پر اس نصیحت نے اثر کیا اور واپسی پر حق داروں کو ان کا حق دے دیا۔

سعید بن مسیّب پرہیزگاری اور تقویٰ کی وجہ سے بہت عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ ایک دن آپ مدینہ منورہ میں مسجد میں بیٹھے تھے کہ خبر آئی کہ بادشاہ ولید اموی آرہا ہے۔ خادموں نے لوگوں کو مسجد سے نکالنا شروع کیا لیکن سعید بن مسیّب نے باہر جانے سے انکار کیا اور کہا "عجیب خلیفہ ہے کہ لوگوں کو خدا کے گھر میں بیٹھنے نہیں دیتا اور ان کو باہر نکلوا رہا ہے۔" اتنے میں خلیفہ مسجد کے دروازے پر پہنچ گیا۔ پہرہ داروں نے سعید سے کہا: "خلیفہ آتے ہیں سلام کو اٹھیے۔" سعید

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابن مسیّب نے فرمایا: اللہ کے گھر میں دو کا سلام نہیں ہو سکتا مسجد میں اس امتیاز کی ضرورت نہیں، مسجد میں بادشاہ کی حیثیت کے بجائے ایک عام مسلمان کی طرح آنا چاہیے۔"

خلیفہ نے یہ الفاظ سن کر پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ مدینہ کے گورنر نے بتایا تو خلیفہ آگے بڑھا اور خیریت پوچھی، آپ نے فرمایا: "اللہ کا شکر ہے، خیریت سے ہوں۔"

ایک دفعہ خراسان کے "والی سلطان خوارزم شاہ" نے جامع مسجد میں اپنے لیے ایک تخت بچھوایا۔ جس پر بیٹھ کر وہ خطبہ دیتا اور نماز پڑھتا۔ امام فخر الدین رازی چھٹی صدی ہجری کے بہت بڑے خطیب، ادیب، مفسر اور محدث تھے۔ آپ نے سلطان کی اس عظمت کے مظاہرہ کو پسند نہ فرمایا۔ جب سلطان نماز سے فارغ ہوا تو بھری محفل میں یوں ڈانٹا: "یہ اللہ کا دربار ہے یہاں شان کو ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں، یہاں چھوٹے بڑے سب برابر ہیں، اللہ کے نزدیک وہی زیادہ عزت کے قابل ہے جو زیادہ پرہیز گار ہو۔"

سلطان اس بات سے ناراض ہوا لیکن جب دیکھا کہ سب نمازی امام رازی کی تائید کر رہے ہیں تو خاموش ہو گیا۔ وہاں سے تخت اٹھوا دیا اور تمام نمازیوں کے ساتھ نماز پڑھنے لگا۔

سلطان سکندر بن سلطان لودھی نے تھانیسر میں وہاں کے لوگوں کے کہنے پر ہندوؤں کے مندروں کو گرانے کا ارادہ کیا۔ مگر مولانا عبداللہ تھانیسری نے فوراً پہنچ کر کہا کہ "اے سلطان! اسلام نے کسی مذہب اور ملت کی عبادت گاہوں کو ختم

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی اجازت نہیں دی۔'' سلطان بولے : تم کافروں کی حمایت کرنے آئے ہو۔ مولانا نے جواب دیا : ''میں حق کی حمایت کرتا ہوں مجھے بتایئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیگر مذاہب کی کتنی عبادت گاہوں کو گرایا تھا۔ جب انہوں نے ایسا نہیں کیا تو ایسا کرنے والا کون ہے؟'' سلطان مولانا کی حق گوئی سے متاثر ہوا اور مندروں کو گرانے کے ارادے سے باز رہا۔

پیارے بچو.....! یہ سچی اور کھری باتیں کہنے کی ہمت اسی وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب انسان کا اپنا دامن ہر طرح کی آلودگیوں سے پاک ہو۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مساوات

پیارے بچو.....! مصر میں سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ گورنر تھے۔ ان کے ارشاد پر گھوڑوں کی دوڑ کرائی گئی۔[1] ایک گھوڑا آگے نکل گیا۔ گورنر کا بیٹا محمد بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کھڑا ہوکر کہنے لگا: ''اللہ کی قسم! میرا گھوڑا آگے ہے۔'' جب وہ گھوڑا نزدیک آیا تو ایک مصری نے پکارا: ''اللہ کی قسم! یہ تو میرا گھوڑا ہے۔ یہ سن کر محمد بن عمرو رہ نہ سکا۔ مصری کے ایک کوڑا مارا اور کہا: جاتو ہی لے جا، حالانکہ میں اشراف کا بیٹا ہوں۔ یہ بات گورنر مصر سیدنا عمرو بن العاص تک پہنچی وہ ڈرے کہ کہیں مصری اس بات کی شکایت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے نہ کر دے، اس لیے انہوں نے اسے قید کردیا۔ مگر وہ شخص قید خانے سے بھاگ نکلا امیرالمومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا پہنچا اور سارا واقعہ بیان کر دیا۔

---

1. پیارے بچو! یہ آج کل کی دوڑ کی محرح نہ تھی بلکہ جس پر جیتنے والے گھوڑے پر شرطیں لگائی جاتی ہوں اور جوے کا کاروبار ہوتا ہو بلکہ وہ گھڑ دوڑ بغیر کسی اور شرط کے اس لیے لگائی جاتی تھی کہ میدانِ جہاد کے لیے بہترین تیز رفتار اور چاک و چوبند گھوڑوں کو منتخب کیا جائے۔ گھڑ دوڑ کے ذریعہ دیکھا جاتا تھا کہ کس نے اپنے گھوڑے کی کتنی بہترین جنگی نوعیت کی تیاری کی ہے، کونسا گھوڑا کتنا زیادہ دشمن کا تیز رفتاری سے تعاقب کر کے مقابلہ کر سکتا تھا، یعنی جہاد کی ترقی کے لیے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو حکم بھیجا کہ وہ فوراً اپنے بیٹے کے ہمراہ مدینہ آئیں۔ جب دونوں دربارِ خلافت میں حاضر ہوئے تو امیر المومنین نے اپنا کوڑا اس مصری کو دیا اور فرمایا: ''اشراف کے بیٹے کو اس سے مار۔'' اس شخص نے کوڑا لے کر محمد بن عمرو بن العاص کو مارا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب عمرو بن العاص کو مار کیوں کہ اس نے اسی کی بادشاہت کے باعث تجھے مارا تھا۔ مصری نے عرض کی: ''امیر المومنین جس نے مجھے مارا تھا میں نے اسے پیٹ لیا۔'' اس پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر تو اسے مارے گا تو ہم حائل نہیں ہوں گے۔ سوائے اس کے تو خود ہی گوارا نہ کرے۔ پھر عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے کہا: ''تم لوگوں نے انسانوں کو کب سے غلام بنا لیا ہے، حالانکہ یہ تو اپنی ماں کے پیٹ سے آزاد پیدا ہوئے تھے۔ ایک مرتبہ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ میں سخت کلامی ہو گئی۔ بلال کی ماں عجمی تھی۔ ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے بلال رضی اللہ عنہ کی ماں کے متعلق اسے عار دلائی۔ بلال نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ذر سے فرمایا: ''اے ابوذر! سر اٹھا اور جان لے کہ تو کسی سرخ رنگ والے یا سیاہ رنگ والے سے افضل نہیں مگر یہ کہ اپنے عمل سے افضل ہے۔''

ایک دفعہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ خادم کھڑے ہیں اور آقا کھانا کھا رہے ہیں آپ کو یہ بات ناگوار گزری فوراً فرمایا ''لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ خادموں پر اپنے آپ کو ترجیح دیتے ہیں''۔ پھر خادموں کو بلایا اور انہیں ایک ہی طباق میں آقاؤں کے ہمراہ کھانا کھلوایا۔ خلیفہ ابو جعفر منصور اتنے کفایت شعار تھے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کہ چراغ میں بیکار تیل جلانا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ ایک بار محل کے پھاٹک میں داخل ہوئے اس میں تین قندیلیں روشن تھیں، پوچھا ان کے بجائے کیا ایک کافی نہ تھی ؟ دوسرے دن جب وہ صبح سویرے باہر تشریف لائے تو وابستگان دولت ناشتہ کر رہے تھے۔ ناشتہ کم پڑ گیا۔ منصور نے اسی وقت قہرمان کو طلب کر کے پوچھا کہ کھانا کم پڑنے کی وجہ کیا ہے ؟ اس نے جواب دیا کہ آپ نے رات کو قندیلیوں پر اعتراض کیا تھا۔ میں نے سمجھا کہ جب تیل کی مقدار مقرر کر دی گئی ہے تو ممکن ہے کھانے کی بھی حد مقرر کر دی گئی ہو"۔ منصور نے بگڑ کر کہا: "تم اس تیل میں جو بیکار جلتا ہے اور کھانے میں فرق نہیں کرتے کھانا اگر بچ جاتا تو بھی کسی کے کام آ جاتا۔"

ایک دفعہ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ موٹی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور اپنے غلام کو بھی ایسی ہی چادر اوڑھائی تھی۔ لوگوں نے جب دیکھا تو کہا: "اگر آپ غلام کو دوسری چادر پہنا کر یہ چادر اس سے لے لیتے تو آپ کے لیے پورا جوڑا بن جاتا۔" یہ سن کر سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بولے: میں نے ایک بار اپنے غلام کو برا بھلا کہا تھا۔ اس نے سیدنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کر دی تھی جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے ابو ذر! تم میں اب تک جاہلیت کا اثر باقی ہے یہ لوگ تمھارے بھائی ہیں اگر تمھیں پسند نہیں آتے تو ان کو فروخت کر ڈالو اور اللہ کے بندوں کو عذاب نہ دو۔"

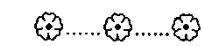

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

کامیابی کا راز

بچو! سکندریہ کی فتح کی مہم جاری تھی۔ مسلمانوں کی فوج نے پڑاؤ ڈالا ہوا تھا۔ سکندریہ کے بادشاہ نے اپنے اصطبل کے سائیسوں کو حکم دیا کہ وہ اس کی ذاتی سواری کے خچروں میں سے ایک خچر لیں۔ اس پر سونے کی زین کسیں جس پر جواہر اور یاقوت بھی جڑے ہوئے ہوں۔ لگام بھی سونے کی لگائیں۔ علاوہ اس کے موتیوں کی ایک مالا اس کی گردن میں ڈالیں۔ اس زینت کے بعد اسے عربوں کے لشکر کی جانب چھوڑ آئیں۔ اس سے بادشاہ کا یہ خیال تھا کہ دنیا کی محبت مسلمانوں پر غالب آ جائے گی اور وہ انہیں اپنے تابع کرلیں گے۔ بادشاہ کے خادموں نے اس کے حکم کے مطابق ایک خچر زرو جواہر سے مرصع کر کے رات کے وقت مسلمان لشکر کے قریب چھوڑ دیا۔

پیارے بچو.....! اس رات مسلمانوں کے لشکر کے پہرے پر رسول اللہ ﷺ کے کاتب جناب شرجیل بن حسنہ مقرر تھے۔ جونہی وہ خچر مسلمانوں کی فوج کے نزدیک پہنچا تو وہ اس کی زیبائش دیکھ کر ہنس پڑے اور کہنے لگے: ''اللہ کے دشمن ہمارا متحان لیتے ہیں کہ ہم دنیا کے چاہنے والے ہیں یا آخرت کے، اللہ کی قسم! ہم میں سے کوئی مسلمان ایسا نہیں جو فنا ہونے والی چیزوں کی جانب دھیان

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دے، ہماری نظر باقی اور ہمیشہ رہنے والی چیز پر ہے۔'' اس کے بعد انہوں نے اس خچر کو لگام سے پکڑ کر دشمنوں کے لشکر کے پاس جا کر چھوڑ دیا۔ جب یہ چلتی پھرتی رشوت واپس پہنچی تو بادشاہ کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اس نے کہا: ''اللہ کی قسم! ایسی باتوں کی وجہ سے مسلمان فتح حاصل کرتے جا رہے ہیں اور ہم گمنامی کے گھڑے میں گر رہے ہیں۔''

پیارے بچو! واقعی جو اس فانی دنیا کی پرواہ نہ کرے اور ناجائز ذرائع اختیار نہ کرے وہی کامرانی سے سرفراز اور اللہ کے ہاں سے سرخرو ہوتا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سلام کے طریقے

پیارے بچو.....! محبت اور خلوص کو ظاہر کرنے کا ایک انداز سلام بھی ہے۔دنیا کے مختلف مذاہب میں سلام کے طرح طرح کے طریقے استعمال ہوتے ہیں۔مثال کے طور پر بعض لوگ چھوتے ہیں،بعض ہاتھ جوڑتے ہیں اور کہیں رکوع کی حالت اختیار کی جاتی ہے۔

اسلام جیسے اپنی سادگی اور فطری انداز میں دوسرے مذاہب میں نمایاں ہے۔ ویسے ہی وہ سلام کرنے میں بھی جدا حیثیت کا مالک ہے۔ اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ جب تمہاری ،اپنے کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو اسے "السلام علیکم" کہیے۔اور سلام کرنے میں پہل کیجیے ہمارے رسول اللہ ﷺ کا طریقہ تھا کہ راستے میں آتے جاتے لوگوں کو سلام کرنے میں پہل کرتے۔ اگر آپ ﷺ کو بچے کھیلتے ہوئے ملتے تو آپ ﷺ انہیں بھی سلام کرتے اور جب گھر تشریف لاتے تو گھر والوں کو سلام کرتے گویا ہر ملنے والے پر سلام بھیج کر اس کی سلامتی کی دعا کرتے تھے۔

فطری طور پر اس سلامتی کی دعا سے دبے ہوئے نیکی کے جذبات بیدار ہو جاتے ہیں۔اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک جگہ پر فرمایا ہے کہ ''جو ملے اس کو سلام کرو اس سے محبت پیدا ہوتی ہے۔''

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آپس میں بات چیت کرنے سے پہلے اسلام ضروری سمجھتا ہے کہ ایک دوسرے پر سلامتی بھیجی جائے، لہٰذا ہمیں "السلام علیکم" کا صحیح مطلب جان کر اسے ادا کرنا چاہیے، اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ بات چیت کے درمیان تلخی اور سختی نہیں آئے گی ۔کیونکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ جس انسان کے لیے ہم ابھی سلامتی کی دعا کر رہے ہیں دوسرے ہی لمحہ اس کے دل کو دکھ پہنچائیں ۔اسی وجہ سے ہمارے نبی ﷺ کا فرمان ہے :

''سلام اور اچھا کلام کرنا بخشش کا باعث ہے۔'' بخشش مسلمان بھائی کی ہمدردی اور اللہ کی رضامندی میں چھپی ہوئی ہے۔

اسلام میں آداب عرض یا تسلیمات عرض وغیرہ کے طریقوں کی کوئی قیمت نہیں، اس لیے یہ جملے دوسری قوموں کے لوگوں سے ضرورت کے مطابق استعمال کیے جا سکتے ہیں۔لیکن دو مسلمانوں کے درمیان سلام کا درست طریقہ وہی ہے جو ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔

بعض لوگ سلام کے جواب میں صرف ہاتھ اٹھاتے یا سر ہلا دیتے ہیں۔ غالباً اس سے وہ اپنے مرتبے کو ظاہر کرتے ہیں ۔یہ بھی اسلامی مساوات کے خلاف ہے۔

بچو !جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ یوں تو رسول اکرم ﷺ ہر چھوٹے بڑے کو سلام کیا کرتے تھے اور ہمیشہ ابتدا کرنے کی کوشش فرماتے۔پھر بھی کسے پہلے سلام کرنا چاہیے اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ سوار پیدل چلنے والے کو یا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے ۔ایسے ہی چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو سلام کرے جب کئی آدمی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوں تو کسی ایک کا سلام کر لینا او رویسے ہی ایک کا جواب دینا مناسب ہے۔

مصافحہ کرنا بھی محبت کی زیادتی کا سبب بنتا ہے۔مصافحہ دونوں ہاتھوں سے بھی کیا جاتا ہے۔اور ایک ہاتھ سے بھی۔مصافحہ کرنے میں سختی نہیں کرنی چاہیے۔کیونکہ اس میں طاقت کے ظاہر کرنے کا خیال درست نہیں۔اسلامی طریقہ یہ ہے کہ دو مصافحہ کرنے والے اپنی ہتھیلیوں کو ایسے ملائیں کہ دلوں سے نفرت ختم ہو اور خلوص کا دور دورہ ہو۔

بچو!سلام کا صرف یہی مطلب نہیں کہ ہم ملنے والے کی سلامتی چاہتے ہیں، بلکہ ہم اس سے متعلق ہر چیز کے لیے برکت اور خیر کی دعا مانگتے ہیں۔اسی طرح سلام کا جواب دینے والا بھی وعلیکم السلام کہہ کر سلام کرنے والے کی متعلقہ چیزوں کی بہتری چاہتا ہے۔ اگر ایسے دو مسلمان بھائی ایک دوسرے کی بھلائی چاہیں تو پھر یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ وہ آپس میں لڑیں جھگڑیں اور ایک دوسرے کے خلاف دلوں میں نفرت رکھیں۔ پیارے بچو ! ہمیں تمہیں کامیاب زندگی بسر کرنے کی خاطر سلام کا صحیح مفہوم سمجھ کر اسے اپنانا چاہیے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
(بلیوں والا)

پیارے بچو ! انہوں نے ایک بلی پالی ہوئی تھی۔ رات کو اسے درخت کی کھوہ میں رکھتے تھے اور دن کو جب بکریاں چرانے جاتے تو اسے ساتھ لے جاتے اور فرصت کے وقت اس سے کھیلا کرتے تھے۔ لوگ ہر وقت بلی کو ان کے ہمراہ دیکھ کر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے ویسے ان کے ماں باپ نے ان کا نام ''عبد الشمس'' رکھا۔ ان کا خاندان دوس، یمن کے ملک میں بستا تھا، اسی خاندان کے ایک فرد عمرو دوسی نے مکے میں آ کر اسلام قبول کیا اور پھر یمن جا کر تبلیغ شروع کی۔ جس کے نتیجے میں جو لوگ اسلام کے دائرہ میں داخل ہوئے ان میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ آپ جس دن سے مسلمان ہوئے دل و جان سے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے بن گئے اور آخر دم تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے آپ کو علم حاصل کرنے کا بہت زیادہ شوق تھا۔ اسی شوق نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی جماعت میں حدیثوں کا بہت بڑا عالم بنا دیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمایا تھا کہ ''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ علم کا ایک ظرف ہیں۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت زیادہ حدیثیں بیان کیا کرتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ مہاجرین اپنی تجارت اور دوسرے کاموں میں لگے رہتے۔ انصار اپنی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کھیتی باڑی کی جانب دھیان دیتے۔ ان کا زیادہ وقت رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں گزرتا۔ جب دوسرے لوگ مختلف کاموں میں مصروف ہوتے تو یہ اس وقت بھی رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے رہتے۔ بیشتر وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتے لڑائیوں میں ساتھ جاتے اور حج نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ یہ خود فرماتے ہیں کہ رات کے تین حصے کرتا تھا، ایک میں سوتا، ایک میں نماز پڑھتا اور ایک میں رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو یاد کرتا تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ جب وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تو مال و دولت اور عہدے کے خواہش کرنے کی بجائے صرف علم کی نعمت اور اسی میں ترقی مانگتے تھے۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ایک دوست ایک جگہ بیٹھے ہوئے اللہ کا ذکر کر رہے تھے کہ وہیں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے ہم آپ کو دیکھ کر چپ کر گئے۔ آپ نے فرمایا: ''تم جس کام میں مصروف تھے اسے کیے جاؤ۔'' اس پر سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور ان کے دوست دعائیں مانگنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی دعا پر آمین فرماتے تھے۔ ان دونوں کے بعد ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے دعا مانگنی شروع کی اور کہا: میرے پروردگار! مجھے وہ سب کچھ دے جو میرے ساتھیوں نے اس سے پہلے مانگا ہے، اس کے علاوہ اپنی رحمت سے ایسا علم بھی عطا کر جسے میں کبھی نہ بھولوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی دعا پر آمین کہی۔

دعا کے بعد سیدنا زید رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہمارے لیے بھی دعا فرمائیں کہ ہمیں بھی ایسا علم ملے جسے ہم کبھی نہ بھولیں۔ آپ نے فرمایا ایسا علم تو دوس کے اس نوجوان (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کا حصہ ہو چکا۔'' ابو

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہریرہ رضی اللہ عنہ کو علم حاصل کرنے میں اگر کوئی دقّت پیش آتی تو پوچھنے سے شرماتے نہیں تھے۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ سے ہمت سے پوچھتے اور اپنی تسلی کر لیتے تھے۔ ان کی بڑی خوبی یہ تھی کہ جہاں انہوں نے علم کو محنت سے حاصل کیا وہاں انہوں نے دل کھول کر مسلمانوں میں پھیلایا۔ اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے یہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں مسلمانوں کو پہنچاتے رہتے تھے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک بڑی آرزو یہ تھی کہ کسی طرح ہر مسلمان کے دل میں علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہو جائے۔ ایک مرتبہ یہ بازار میں آئے اور چلا کر کہا: ''لوگو! تم یہاں بیٹھے ہو اور وہاں رسول اللہ ﷺ کی میراث بٹ رہی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: کہاں؟ جواب دیا مسجد میں، لوگ مسجد کی جانب دوڑے اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر کہا: ہم نے تو مسجد میں کچھ تقسیم ہوتے نہیں دیکھا وہاں کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ کچھ قرآن کے مطالعہ میں مصروف ہیں اور کچھ حلال و حرام کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں۔

اس پر سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''مجھے تو تمہاری سمجھ پر افسوس ہے کہ اس پر بھی نہیں سمجھے کہ یہی تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی میراث ہے۔'' ایک دفعہ یہ بیمار ہوئے تو گ زیادہ لوگ بیمار پرسی کے لیے آئے سارا گھر بھر گیا، آپ نے عاجزی سے پاؤں سمیٹ لیے اور کہا: ''ایک روز ہم بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور آپ ﷺ لیٹے ہوئے تھے۔ اسی طرح پاؤں سمیٹ لیے اور فرمایا: ''لوگ تمھارے پاس علم حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔ تم ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آنا، ان کو مبارک باد دینا اور علم سکھانا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جو حدیثیں بیان کیں وہ ''پانچ ہزار تین سو چوہتر'' ہیں۔

پیارے بچو! سچا طالب علم وہی ہے جس کی زندگی کا مقصد علم حاصل کرنا۔اس پر عمل کرنا اور اسے پھیلانا ہو۔

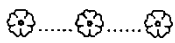

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

استاد کا احترام

پیارے بچو ! پرانے زمانے سے ہی اساتذہ کا احترام کیا جاتا ہے۔ وقت کے بادشاہ اپنے استادوں کے احترام میں اپنے وقار کی بھی پروانہیں کرتے تھے۔ کوفہ کے مشہور امام اور وقت کے استاد حماد جنہیں رسول اللہ ﷺ کے خاص خوادم سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی پیاری پیار باتیں سننے اور نیک لوگوں کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا تھا۔ امام ابو حنیفہ کے استاد تھے۔ دو برس تک امام صاحب حماد کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے، اس کے بعد ان کے ذہن میں خیال پیدا ہوا کہ خود تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیں استاد کے ادب کے خیال سے یہ ارادہ چھوڑ دیا وہ استاد کی بہت زیادہ تعظیم کرتے تھے، ان کا خود کہنا ہے کہ میرے استاد حماد جب تک زندہ رہے ہیں میں نے ان کے مکان کی طرف کبھی پاؤں نہیں پھیلائے، چنانچہ پھر جب حماد نے 120ھ میں وفات پائی تو کوفہ میں ایسے ہو گیا جیسے اندھیرا چھا گیا ہو، کیونکہ ان کی حیثیت علم کے سورج کے مانند تھی ۔

ان کے شاگرد موسیٰ ابن کثیر کو درس دینے کا کام سپرد کیا گیا کچھ عرصہ بعد وہ حج کو تشریف لے گے اور پھر یہ علم کی گدی خالی ہو ئی لوگوں نے امام ابو حنیفہ سے درخواست کی کہ وہ اس گدی کو رونق بخشیں، اب وہ وقت آ گیا تھا کہ امام صاحب

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اپنی جوانی کی درس دینے کی آرزو کو پورا کر سکتے تھے لیکن پھر بھی استاد کے ادب اور احترام کی وجہ سے استاد کی مسند پر بیٹھنے سے انکار کیا آخر کار عام اور خاص لوگوں نے بہت زیادہ اصرار کرنے کے بعد ان کو مجبور کیا۔

بچو! یہ واقعہ تو امام اعظم کے ادب کا تھا۔ اب وقت کے خلیفہ کے احترام کا اندازہ لگایئے۔ خلیفہ واثق باللہ ایک دن سجے ہوئے دربار میں بیٹھے تھے۔ ہارون بن زیاد ان کو ملنے آئے، خلیفہ نے انہیں نہایت عزت سے اپنے پاس جگہ دی فرمانبرداری سے ان سے بات چیت کرتے رہے اور ملاقات کے بعد بڑی تعظیم سے انھیں رخصت کیا۔

سلطنت کے امیر کی طرف سے اس عزت کو دیکھ کر دربار والے حیران ہوئے، ایک درباری جب نہ رہ سکا تو عرض کی: یا امیر المومنین یہ کون شخص تھے جن کی آپ نے اس قدر تعظیم کی؟ خلیفہ نے جواب دیا یہ میرے استاد ہیں جنہوں نے سب سے پہلے میری زبان اللہ تعالیٰ کے ذکر سے کھولی اور مجھے اللہ کی رحمت سے قریب کر دیا۔

پیارے بچو.....! آپ نے وقت کے امام، وقت کے بادشاہ اور شہزادہ کی جانب سے استادوں کا ادب اور احترام دیکھا جو اس دور کے طالب علموں کے لیے شمع کی مانند ہے۔ طالب علموں کو اساتذہ کا مذاق اڑانے کے بجائے ان کی عزت پر فخر محسوس کرنا چاہیے کیونکہ دین اور دنیا کی بہتری اسی میں ہے۔

بچو! اب علم کو حاصل کرنے کے طریقہ کے بارے میں بھی ایک مختصر واقعہ سن لیجیے خلیفہ مہدی بن منصور کے شہزادوں کو وقت کے سب سے بڑے قاضی پڑھایا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے ایک روز شہزادوں کی تعلیم کے وقت سے پہلے ان کے ایک دوست ملنے آ گئے اور بات چیت ہونے لگی، تھوڑی دیر بعد مہدی کا لڑکا آ گیا وہ استاد کو گفتگو میں مصروف دیکھ کر تکیہ لگا کر اس کے سامنے بیٹھ گیا۔ استاد صاحب کے دوست کو یہ بات بری لگی شہزادے نے اسی طرح بیٹھے بیٹھے استاد سے ایک حدیث پوچھ لی مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ شہزادے نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا، قاضی صاحب پھر متوجہ نہ ہوئے۔ ایک دوسرے شخص کے سامنے استاد کی بے اعتنائی شہزادے کو پسند نہ آئی اور قاضی صاحب سے کہا: آپ خلیفوں کی اولاد سے نفرت سے پیش آتے ہیں۔ قاضی صاحب نے جواب دیا: علم والوں کے نزدیک، علم کی شہزادوں کے مقابلے میں زیادہ قدر ہے۔ شہزادہ سمجھ گیا کہ اس سے غلطی ہوئی ہے، اس طرح بیٹھنا مجلس میں مناسب نہیں اور استاد کے ادب کے بالکل خلاف ہے، اس لیے وہ فوراً دو زانو ہو بیٹھا قاضی صاحب نے فرمایا :

''ہاں ! علم حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

علم کے چاہنے والے

پیارے بچو! مسلمانوں نے علم اور عمل کے میدان میں ایسے کارنامے دکھلائے کہ دنیا حیران رہ گئی جس کام کو انہوں نے اپنے ذمے لیا اسے بہت زیادہ ترقی دی۔ وہ علم کے بہت زیادہ چاہنے والے تھے۔ چنانچہ سلیمان بن حرب کے لیے بغداد میں ایک بہت بڑا پلیٹ فارم بنوایا گیا تھا جس پر بیٹھ کر وہ حدیثیں لکھوایا کرتے تھے حدیث اس بات کو کہتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ کی مبارک زبان سے نکلی ہو۔ اس محفل میں عام لوگوں کے علاوہ امیر اور رئیس بھی شامل ہوتے تھے ان سب کی تعداد چالیس ہزار کے قریب تھی، اسی طرح امام احمد بن حنبل کے استاد یزید بن ہارون کے درس میں ستر ہزار کے نزدیک حاضری ہوا کرتی تھی۔

ایک دفعہ خلیفہ معتصم باللہ نے امام عاصم بن علی کی جماعت کا اندازہ لگانے کے لیے اپنا خاص نمائندہ بھیجا جس کی رپورٹ کے مطابق اس میں ایک لاکھ بیس ہزار انسان شامل تھے۔ تیسری صدی ہجری میں یہ حالت تھی کہ ایک ایک علمی مجلس میں دس دس ہزار دواتیں رکھی جاتی تھیں اور ایک ایک دوات سے کئی کئی لوگ فائدہ اٹھاتے تھے۔ علم کے شوق کے ساتھ ساتھ استاد کا مقام اس واقعے سے ظاہر ہوتا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جب امام نصر بن شمیل بصرہ سے خراسان کی طرف روانہ ہونے لگے تو لغت عروض اور حدیث کے تین ہزار ماہر عالموں نے ان کو الوداع کہی جو ان کے شاگرد تھے۔

سلطان فخر الدولہ کی سلطنت کے وزیر ابن عباد علم و ادب کے دلدادہ تھے۔ ایک مرتبہ ان کو بخارا کے امیر نے وزارت سنبھالنے کے لیے کہا آپ نے اس مرتبے کو قبول نہ کیا۔ کئی باتوں کی وجہ سے معذوری ظاہر کی، ان میں سے ایک عذر یہ تھا کہ میری کتابوں کو اٹھانے کے لیے چار سو اونٹوں کی ضرورت ہوتی ہے، جبکہ عام سفر میں صرف ادب کے علم کی کتابوں کے تیس اونٹ ساتھ ہوتے ہیں۔

پیارے بچو.....! اس زمانے میں آج کی طرح پریس نہ تھا کہ کتابیں اتنی سستی ملتی ہوں ہر ایک کے پاس کتابوں کا اپنا ذخیرہ ہوتا تھا جس سے صاف پتا چلتا ہے کہ وہ علم کی کتنی قدر کرتے تھے۔ ان کا سب سے اچھا ساتھی اور سب سے عمدہ لباس علم ہی تھا ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ٹھیک ہے نا بچو! پرانے زمانے میں سفر کی سہولتیں عام نہ تھیں، اس لیے مختلف علوم حاصل کرنے کے لیے دور دور کا سفر کرنا پڑتا تھا مگر علم کی دھن میں ہزاروں میل کا سفر ان کو سخت معلوم نہ ہوتا تھا ابو العباس رازی اپنی پیدائش ہی سے آنکھوں سے محروم ہو گئے تھے مگر انھیں بھی علم کا لگاؤ گھر بیٹھنے نہ دیتا تھا، چنانچہ حدیثوں کے سننے کے شوق میں گھر سے روانہ ہو گئے، بلخ، بخارا، نیشا پور اور بغداد کا سفر طے کیا۔ آخر کار حدیث کے حافظ بن کر وطن لوٹے۔

علم کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ''علم از مہد تا لحد'' یعنی انسان علم کو پنگھوڑے سے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

سیکھنا شروع کرتا ہے اور قبر میں جانے تک سیکھتا رہتا ہے۔ ایک دفعہ جنید بغدادی نے فرمایا کہ علم کی قیمت ہے، اس لیے قیمت لیے بغیر علم کسی کو نہیں دینا چاہیے۔ لوگوں نے پوچھا: بھلا علم کی قیمت کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: اسے ایسے شخص کے پاس رکھنا جو خوبی کے ساتھ اس کا بوجھ اٹھائے۔ حفاظت سے رکھے اور اس کو ضائع نہ کرے۔ عزیزو! یہ خوبیاں انھی لوگوں میں پائی جاتی تھیں، انہوں نے صحیح معنوں میں علم کی قدر کو جانا اور اس کی حفاظت کی جس کی وجہ سے یہ آج ہم تک پہنچا ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی زیادہ سے زیادہ قدر اور حفاظت کریں۔

پرانے زمانے میں اکثر مختلف مصنف اپنی کتابیں خود ہی لکھتے تھے سبط ابن جوزی کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے دادا شیخ جوزی کو منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی ان انگلیوں سے دو ہزار جلدیں لکھی ہیں یہی شیخ بن جوزی 250 کتابوں کے مصنف اور دو ہزار کتابوں کے کاتب تھے۔ جن قلموں سے وہ حدیث کی کتابت کرتے تھے ان کے تراشے جمع کرتے رہے آخر ان کا اتنا بڑا ذخیرہ ہو گیا کہ ان کی وفات پر ایندھن کے بجائے ان سے پانی گرم کیا گیا تھا۔

ابو تمام طائی ایک مشہور شاعر تھے، خراسان کے دربار میں حاضری کے لیے چلے، ہمدان پہنچے تو سردی اور برف باری کی وجہ سے تمام راستے بند ہو گئے، اس لیے مجبور ہو کر ایک صاحب کے پاس ٹھہر گئے وہ صاحب علم کا شوق رکھتے تھے، ان کی ذاتی لائبریری میں ہزاروں کتابیں تھیں ابو تمام طائی نے وقت کو غنیمت سمجھا اور سب عرب کے شاعروں کے دیوانوں سے انتخاب کر کے ایک ''کتاب الحماسہ'' تیار کی جو ان دنوں ادبی دنیا میں ایک مانی ہوئی کتاب ہے۔ ہارون الرشید

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

کی حکومت کے زمانے میں حدیث کے ایک بہت بڑے عالم تھے جن کا نام تھا ''عبد اللہ بن عبد المالک'' امام سفیان کے قول کے مطابق وہ شرق وغرب کے عالم تھے۔

ان کے فضل کمال اور پرہیز گاری کی شہرت بہت دور دور تک پھیلی ہوئی تھی لوگوں میں ان کی اتنی عزت تھی کہ بڑے بڑے امیروں اور سلطانوں کو بھی نصیب نہ تھی۔

ایک مرتبہ آپ ایک مقام پر جس کا نام ''رقہ'' تھا۔تشریف لے گئے آپ کے پہنچنے کی خبر تیزی سے شہر میں پھیل گئی۔ ہر جانب سے لوگ ان کی خدمت میں پہنچنے لگے آپ کے ارد گرد ایک ہجوم تھا جسے دیکھ کر انسان حیران رہ جائے۔ اتفاق سے انھی دنوں ہارون الرشید بھی رقہ پہنچے ہوئے تھے، ان کی بیگم برج کے جھروکے میں یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی اس نے حیران ہو کر پوچھا: ''یہ کیا بات ہے؟'' خادموں نے بتایا کہ خراسان کے ایک عالم آئے ہوئے ہیں یہ سب لوگ ان کے احترام میں جمع ہوئے ہیں۔

وہ عورت بولی ''حقیقت میں حکومت اسی کا نام ہے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اچھا اخلاق اور بہتر برتاؤ

خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ایک رات رجاء بن حیوۃ سے بات چیت کر رہے تھے کہ اچانک چراغ بجھنے لگا۔ اس وقت قریب ہی ایک ملازم سو رہا تھا۔رجاء نے کہا: ''اس کو جگا دوں؟'' فرمایا: ''نہیں اسے سونے دیجیے۔ انھوں نے کہا: ''میں خود ٹھیک کرتا ہوں۔'' فرمانے لگے: ''مہمان سے کام لینا مناسب نہیں۔'' چنانچہ آپ خود اٹھے، برتن سے زیتون کا تیل نکال کر چراغ میں ڈالا اور اسے ٹھیک کر کے واپس آئے اور کہنے لگے: ''جب میں اٹھا تب بھی عمر بن عبدالعزیز تھا، جب پلٹا ہوں تب عمر بن عبدالعزیز ہوں۔'' دوسرے کسی اور موقع پر ایک لونڈی آپ کو پنکھا کر رہی تھی کہ اسی طرح اس کی آنکھ بھی لگ گئی۔ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس کے ہاتھ سے آہستہ آہستہ پنکھا لے کر اسے جھلانا شروع کیا۔ اسے ہوا پہنچنے سے سرور آیا۔ خاصی دیر سوئی اور وقت کے خلیفہ پنکھا کرتے رہے۔ جب وہ جاگی تو معافی مانگنے لگی۔ آپ نے فرمایا: ''تو بھی میری طرح ایک انسان ہے، تجھے بھی ویسے ہی گرمی محسوس ہوتی ہے جیسے میں محسوس کرتا ہوں، اس لیے میں نے چاہا کہ جس طرح تو مجھے پنکھا جھلتی رہی ہے ویسے ہی میں بھی پنکھا جھل دوں۔''

ہشام بن عبدالرحمٰن پہلا بادشاہ تھا جس نے ایک ادنیٰ مزدور کی طرح روزانہ

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس جامع مسجد کی تعمیر میں کام کیا جس کی بنیاد اس کے باپ نے رکھی تھی۔ علاوہ ازیں اس نے ایسے آدمی مقرر کیے جو صوبوں میں پھر کر عدالتوں اور خزانوں کا معائنہ کرتے۔ درس گاہوں، ہسپتالوں اور دوسرے پبلک اداروں کا بغیر اطلاع کے جائزہ لیتے تھے تاکہ ملک میں نا انصافی نہ ہو۔ ایک دفعہ ہشام نے سرکاری ضرورت کے لیے ایک مکان خریدنا چاہا۔ چند روز کے بعد اسے پتا چلا کہ اس مکان پر اس کے ہمسایہ کا حق زیادہ ہے لیکن وہ وقت کے خلیفہ سے ڈر کے باعث اپنے حق سے محروم ہے۔ ہشام نے یہ مکان خریدنے سے انکار کردیا تاکہ اس کے پڑوسی کے حقوق ضائع نہ ہوں۔ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے پڑوس میں ایک یہودی بستا تھا۔ جس کے گھر کی گندے پانی کی نالی امام صاحب کے مکان کے صحن میں سے گزرتی تھی۔ گندگی کے باعث امام صاحب کو زیادہ تکلیف ہوتی۔ آپ ہر روز اسے جھاڑو سے صاف کراتے تھے دس سال اسی طرح بسر ہو گئے۔ امام صاحب کے پڑوسی کو اس کا علم نہ تھا اور امام صاحب اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے ہمسائے کی شکایت نہ کرتے تھے۔ دس سال بعد امام صاحب کے ہمسائے کو اس تکلیف کا پتا چل گیا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر معافی مانگنے لگا۔ امام صاحب نے فرمایا: میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا تم کیوں شرمندہ ہوتے ہو، ہمارے مذہب میں پڑوسی کے اس سے بھی زیادہ حقوق ہیں۔ میں نے صرف رسول اللہ ﷺ کے فرمان پر عمل کیا ہے۔ ''تمھیں معافی مانگنے کی ضرورت نہیں۔''

بچو! وہ شخص امام صاحب کے اس عمل سے اتنا متاثر ہوا کہ فوراً اسلام کے دائرہ میں داخل ہوگیا۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اورنگ زیب عالمگیر 1085ء میں حسن ابدال (پنجاب) کے سفر پر روانہ ہوئے۔ راستے میں ایک دن ایک باغ میں گزارا۔ اس باغ کی دیوار کے نیچے ایک بڑھیا کا رہنے کا مکان اور ایک پن چکی تھی جو باغ کے پانی سے چلتی تھی۔ عالمگیر کے قیام کے دوران سرکاری ملازموں نے باغ کا پانی روک لیا۔ جس کی وجہ سے چکی بند ہوگئی۔ اورنگ زیب کے پرچہ نویس، یعنی خفیہ پولیس نے فوراً اطلاع دی۔ آپ نے اسی وقت پانی کھلوا دیا۔ رات کو کھانے پر بیٹھے تو دو تھال کھانے اور پانچ اشرفیاں خادم کو دیں کہ یہ بڑھیا کو دے آؤ اور کہا کہ میری طرف سے معافی مانگنا کہ ہمارے آنے کے باعث تمہیں تکلیف پہنچی۔ مزید برآں صبح پالکی میں اس بڑھیا کو بلوا کر حرم میں بھیجا۔ اس کی دو لڑکیاں ایسی تھیں جن کی شادیاں نہیں کر سکتی تھی۔ ان کے لیے زیورات اور روپے پیسے کا بندو بست کیا اور یوں بڑھیا سے خود معافی بھی مانگی اور نقصان سے کئی گنا زیادہ معاوضہ بھی ادا کیا۔

عزیز بچو! اچھے اخلاق اور نیک برتاؤ سے یقیناً اللہ تعالیٰ راضی ہوتے ہیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اخلاق

آپ نے رسول اللہ ﷺ سے تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اسلام لانے والوں میں آپ کا نمبر چھٹا تھا، آپ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہا کرتے تھے اور اسی وجہ سے آپ کو یہ عزت بھی ملی کہ نبی کریم ﷺ نے آپ کو اپنا خاص خادم مقرر فرمایا۔

آپ رسول اللہ ﷺ کو جوتے پہناتے اور عصا لے کر آپ کے ساتھ چلتے، مسواک تیار کرتے اور وضو کا پانی رکھتے، اس لیے آپ کو صحابہ، رسول اللہ ﷺ کے بستر مسواک اور وضو کے پانے والے کہہ کر پکارتے تھے۔

آپ نے اسلام لانے کے بعد دشمنوں کے سامنے سورۃ الرحمٰن کی تلاوت فرمائی جس پر سب لوگ غصے میں آگئے اور ان کو اس قدر مارا کہ منہ پر ورم آگیا لیکن آپ نے سورۃ الرحمٰن ختم کر کے دم لیا۔

عزیز بچو! اللہ تعالیٰ کے خوف سے انسان میں خوبیاں اور نیکیاں پیدا ہوتی ہیں جس انسان کے دل میں اللہ کا ڈر نہ ہو وہ کبھی نیک نہیں ہوسکتا۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیشہ اللہ کے خوف اور قیامت کے ڈر سے بے چین رہتے تھے فرمایا کرتے کہ کاش! میں مرنے کے بعد اٹھایا نہ جاتا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسی باتوں سے ہمیشہ بچتے تھے جن میں ذرا بھی بڑائی اور تکبر کا شبہ ہوتا۔ حبیب بن ثابت کا بیان ہے کہ ایک دن آپ چلے جا رہے تھے، لوگ ان کے پیچھے پیچھے ادب سے چلنے لگے آپ نے ان لوگوں سے کہا: کیا تمھیں مجھ سے کوئی کام ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: نہیں، لیکن ہم چاہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ چلیں اس پر آپ نے فرمایا: لوٹ جاؤ، اس لیے کہ اس سے پیچھے چلنے والوں کے لیے ذلت اور آگے چلنے والوں کے لیے فتنہ ہے۔

یوں تو آپ بہت ہی نرم دل انسان تھے لیکن انصاف کے معاملے میں زیادہ سخت تھے۔ جب ہجرت کے بیسویں سال کوفے کے قاضی مقرر کیے گئے تو انھوں نے کبھی انصاف میں ذرّہ برابر کمی نہیں کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے زمانہ میں ان کو قاضی کے عہدہ کے علاوہ کوفے کے گورنر کا وزیرِ خزانے کا افسر اور مسلمانوں کا معلم بنا کر بھی بھیجا تھا، ساتھ ہی کوفے والوں کو یہ بھی لکھا کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بزرگی اور علم وفضل کے لحاظ سے اس کے مستحق تھے انہیں میں اپنے سے کبھی جدا نہ ہونے دیتا مگر میں نے انہیں تمھارے پاس بھیج کر اپنی ذات پر تمھیں ترجیح دی ہے۔

پیارے بچو! اپنی جانب سے پوری کوشش کے بعد اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسا کرنے اور اپنے تمام معاملوں کو اس کے سپرد کرنے کا نام توکل ہے۔ جس انسان میں یہ خوبی ہوتی ہے وہ کبھی لوگوں کے سامنے ذلیل نہیں ہوتا۔ توکل کے باعث انسان میں استغنا اور بے نیازی کی صفت پیدا ہوئی ہے۔ تمیم بن حزام کا کہنا ہے کہ میں نے نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے زیادہ کسی کو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دنیا سے بے نیاز اور آخرت کا طلب کرنے والا نہیں پایا۔ چنانچہ ان کی وفات (33ھ) کے قریب ہوئی۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی اولاد کے نام وظیفہ جاری کرنا چاہا لیکن آپ نے منع فرمایا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ جب کوفے تشریف لے گئے تو ایک محفل میں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نیکی ،پرہیز گاری ،رحم دلی، بہترین اخلاق اور بہترین ساتھی کی حیثیت سے تعریف سن کر فرمایا کہ میں ان کو اس سے بھی بہتر سمجھتا ہوں۔ انھوں نے قرآن مجید پڑھا اسی کے مطابق حلال کو حلال اور حرام کو حرام کہا۔ وہ دین میں بڑی سمجھ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے بہت بڑے عالم تھے۔

وہ خود کہا کرتے تھے کہ اگر مجھے یہ معلوم ہو جاتا کہ کوئی شخص قرآن مجید کا مجھ سے زیادہ عالم ہے تو میں اس کے پاس سفر کر کے جاتا تاکہ اس سے قرآن مجید کا علم حاصل کروں۔

عزیزو ! اسی عادت اور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے ان کو اس مقام پر پہنچایا کہ ان کا شمار بڑے بڑے عالموں میں ہوا انہوں نے قرآن مجید، تفسیر، حدیث، فقہ (مسئلے مسائل) اور دوسرے علوم میں بڑی مہارت حاصل کی تھی۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

خدمت اور سخاوت

پیارے بچو.....! چوتھی صدی ہجری میں طرابلس کے ساحلی علاقہ میں تیز ہوائیں چلتی تھیں جن سے سمندر میں ہر وقت طوفان کی حالت رہتی تھی جس کے باعث جس وقت کوئی جہاز باہر سے آتا اسے لنگر ڈالنے میں زیادہ تکلیف ہوتی تھی۔

شہر میں بسنے والوں نے جہاز والوں کی تکلیف کو محسوس کیا اور یہ انتظام کیا کہ جب کوئی جہاز بندرگاہ کے نزدیک آتا تو یہ لوگ جلد اپنی ذاتی کشتیوں اور جہازوں میں سوار ہو کر اس جہاز کے قریب پہنچ جاتے اسے لنگر ڈالنے کے لیے جن رسوں کی ضرورت پڑتی یہ اس کی جانب پھینک دیتے یہاں تک کہ وہ مناسب مقام پر لنگر ڈالنے میں کامیاب ہو جاتا۔

اس واقعہ میں قدر کی بات یہ تھی کہ وہ لوگ یہ ساری خدمت مفت کرتے تھے اور ہر ایک اس خدمت میں دوسرے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی کوشش کرتا تھا۔ مسافروں کی خدمت کا یہ جذبہ ان کی زندگی کا ایک اہم جز بن گیا تھا، وہ اس میں مسرت ہی مسرت پاتے تھے۔

اسلامی عہد حکومت میں وقف کی ہوئی چیزوں کو خرچ کرنے کے بھی انوکھے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

انداز تھے، مثلاً : تیونس کے ساحلی علاقہ میں ایک خاص طرح کی مچھلیاں ملتی تھی جو لذت میں جواب نہ رکھتی تھیں مگر ان کی قیمت بہت زیادہ ہوتی تھی جس کی وجہ سے ہر شخص خرید نہ سکتا تھا۔ یوں اکثر لوگ اس کے چکھنے سے بھی محروم رہ جاتے تھے یہ دیکھ کر تیونس کے ایک امیر نے اپنی جائیداد وقف کر دی تاکہ اس کی آمدنی سے یہ موسمی مچھلیاں خرید کر غریبوں کو دی جائیں۔

بعض جگہوں پر وقف سے جب غریب لڑکیوں کی شادی ہوتی تو جہیز یا دوسری ضروری چیزوں کا انتظام کیا جاتا تھا۔

حافظ ابن العربی کی دولت اور سخاوت اس حد تک تھی کہ وہ اپنی آمدنی کا سارا روپیہ نیک کاموں میں خرچ کر دیتے تھے۔ اندلس کے شہر اشبیلیہ کی شہر پناہ انھوں نے اپنے ذاتی خرچ سے بنوا دی تھی۔ امام لیث مصری کی ایک سال کی آمدنی اسّی ہزار اشرفیاں یعنی آٹھ لاکھ روپے تھی لیکن ان پر کبھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی تھی کیونکہ سال کے پورا ہونے سے پہلے پہلے وہ اپنی آمدنی نیک کاموں میں صرف کر دیتے تھے۔

عامر بن عبد اللہ ان عالموں میں سے تھے جنھوں نے اپنی زندگی کا مقصد صرف عبادت اور ریاضت بنا لیا تھا۔ وہ اتنا وسیع دل رکھتے تھے کہ اپنے دشمنوں کے لیے بھی دعا کرتے تھے۔ سخی ایسے کہ دو ہزار وظیفہ ملتا تھا ملتے ہی مستحق لوگوں میں تقسیم کرنا شروع کر دیتے اور گھر پہنچنے تک ختم ہو جاتا تھا۔

ایک گوشہ میں بیٹھ کر عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ آپ اکثر اسلامی لڑائیوں میں جہاد کا فرض ادا کرنے کے لیے بھی شامل ہوئے لڑائی کے میدان میں جانے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے ایک ایسا ساتھی تلاش کرتے جوان شرطوں کو مان لے۔

پہلی : میں تمھارا موذن رہوں گا۔

دوسری : میں ہی تمہاری خدمت کروں گا اس میں کوئی دخل نہ دے۔

تیسری : اپنی حیثیت کے لحاظ سے تمھارا خرچ اپنی جیب سے ادا کروں گا۔

راستے میں اپنی سواری پر باری باری دوسرے مجاہدوں کو بھی سوار کراتے تھے۔

مدینہ منورہ کے ایک کونے میں ایک بڑھیا رہتی تھی جس کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی تھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہر روز سویرے اس کے گھر جاتے اور اس کا سارا کام کر آتے تھے۔ ایک دن جب وہاں گئے تو دیکھا کام پہلے سے ہو چکا ہے آپ واپس آ گئے لیکن خدمت نہ کر سکنے کا رنج ہوا۔

نئے آنے والے خادم کا پتا لگانے کے لیے ایک روز آپ زیادہ سویرے اٹھے، بڑھیا کے مکان کے نزدیک جا کر ایک جگہ پر چھپ کر کھڑے ہو گئے اور نئے خدمت کرنے والے کا انتظار کرنے لگے تھوڑی دیر بعد وہ نیا خدمت کرنے والا آیا اور بوڑھی عورت کے ضروری کام کر کے واپس چلا گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں پہچان لیا وہ پہلے خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے۔ جنھوں نے غریبوں اور محتاجوں کی خدمت اپنے ذاتی فرض میں شامل کر لی تھی۔

عزیز بچو.....! اسلامی تاریخ کے ان واقعات سے خدمت اور سخاوت کا ایسا جذبہ ابھرتا ہے جو دین اور دنیا کی بہتری کا باعث بنتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

پرچم

انسانی معاشرے کی ابتدا میں جب انفرادی جنگ نے قبائلی جنگ کی صورت اختیار کی تو پتا چلا کہ جنگ میں دوست اور دشمن میں فرق کرنا مشکل ہے، چنانچہ تمیز کے لیے ہر قبیلے کے لوگ اپنے جسموں پر حیوانوں اور پرندوں کی تصویریں بنانے لگے مگر انھوں نے جلد ہی ایک ایسا نشان ڈھونڈنے کی ضرورت محسوس کی جو سارے قبیلے کے لیے مرکزی حیثیت رکھتا ہو، چنانچہ کسی کاریگر نے ایک نشان تیار کیا جسے ایک ستون نما لکڑی کے ساتھ باندھ دیا گیا تاکہ تمام لوگ اسے دیکھ سکیں۔ ہوتے ہوتے یہ چیز ایک رسم بن گئی ہر قبیلے نے اپنے لیے نشان بنایا جو اس کا خاص امتیاز سمجھا جانے لگا اور اسی بنا پر اس کی عزت ہونے لگی، یوں سمجھنا چاہیے کہ پرچم نے قبیلے کی طاقت کے مظہر کی صورت اختیار کر لی۔

ایک زمانے میں جب لوگ چنگیز خان کا نو دُموں والا پرچم دیکھتے تو ڈر کر ہتھیار ڈال دیتے تھے۔

اسلامی عہد کی ابتدائی جنگوں میں مجاہدین پرچم کے ہمراہ میدان میں وارد ہوتے تھے۔ جنگِ خیبر میں اسلامی پرچم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا، نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے اسلامی پرچم کی حفاظت کے لیے لڑتے

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اپنی جان نثار کر دی جنگِ موتہ میں اسلامی پرچم سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا دشمن کے ایک زور دار حملہ میں سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کا ایک ہاتھ کٹ گیا مگر آپ نے پرچم کو گرنے نہ دیا اور اسے فوراً دوسرے ہاتھ میں تھام لیا، کچھ دیر بعد آپ کا دوسرا ہاتھ بھی کٹ گیا آپ رضی اللہ عنہ کی دونوں بانہوں سے خون جاری تھا لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں بھی کٹے ہوئے بازوؤں کے ساتھ پرچم کو سینے سے لگائے رکھا اور اسے گرنے نہ دیا یہاں تک کہ اس کوشش میں آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے اور اسلامی پرچم دوسرے مجاہد نے تھام لیا۔ اسلام کا پرچم اس وقت تیار ہوا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی۔ ہادیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت پر سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نے ایک پرچم تیار کیا اسے بلند کر کے مدینہ منورہ کی گلیوں سے گزرتے اور کلمہ پڑھتے جاتے اور لوگوں کو اسلامی پرچم کے گرد جمع ہونے کی تلقین کرتے۔

بعض روایتوں کے بموجب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شام بھیجی جانے والی مہم کی قیادت سیدنا زید بن حارث رضی اللہ عنہ کو سونپی تو انھیں وہی پرچم دیا جو سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نے تیار کیا تھا۔

عزیز بچو.....! پرچم کی حفاظت کے لیے سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی جان نثاری کا واقعہ اسی لڑائی میں وقوع پذیر ہوا تھا پہلے پرچم سیدنا زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا جب وہ شہید ہو گئے تو ان کے نائب جعفر طیار رضی اللہ عنہ نے پرچم سنبھال لیا۔ جب وہ شہید ہوئے تو سیدنا عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے پرچم تھام لیا ان کی شہادت پر سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے پرچم سنبھالا اور زبردست حملہ کر کے دشمن کو پسپا کر دیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ سرور کائنات کے زمانہ میں جنگ کے میدان میں دو پرچموں کا رواج رہا۔ ایک قبائلی پرچم تھا اور دوسرا بڑا اور قومی پرچم۔ پہلے اسلامی پرچم کا رنگ سفید تھا بعد میں سبز ہو گیا کتنی اچھی بات ہے کہ پاکستان کے قومی پرچم میں یہ دونوں رنگ موجود ہیں۔

پیارے بچو.....! اسی قبائلی پرچم کو آج کل ہماری بہادر فوج میں ''کلرز'' کہا جاتا ہے اور یہ کسی رجمنٹ کے لیے وقار کی علامت بن گئے ہیں پنجاب رجمنٹ کی بٹالین نمبر 10 کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے قائد اعظم رحمۃ اللہ کے ہاتھ سے پرچم حاصل کیا۔ یہ تقریب 1947ء میں پشاور میں منعقد ہوئی تھی۔ رجمنٹ کا پرچم 4فٹ ڈیڑھ انچ لمبا اور دو فٹ نو انچ چوڑا ہوتا ہے اور اس کے تین طرف 2 انچ کی جھالر لگی ہوتی ہے۔ یہ پرچم موٹی مخمل کا ہوتا ہے اور ہر رجمنٹ کے پرچم کا رنگ الگ ہوتا ہے رجمنٹ کا پرچم 8فٹ 7.5 انچ لمبی لکڑی پر لگا ہوتا ہے لکڑی کا سرا اس پول کے سرے جیسا ہوتا ہے جس پر قومی پرچم لہراتا ہے صرف اتنا فرق ہوتا ہے کہ قومی پرچم کے کھمبے کے سرے پر عربی رسم الخط میں ''اللہ اکبر '' کے الفاظ کندہ ہوتے ہیں مقدس لفظوں کی وجہ سے قومی پرچم کسی کے سامنے سرنگوں نہیں کیا جاتا اس کے برعکس رجمنٹ کا پرچم جنرل آفیسر یا قومی پرچم گزرنے کے وقت سرنگوں کر دیا جاتا ہے جس بٹالین نے پرچم لینا ہوتا ہے وہ پریڈ کرتی ہوئی ایک مربع کی شکل بناتی ہے جس کا اندر کا حصہ خالی ہوتا ہے رجمنٹ کا بینڈ وسط میں ہوتا ہے اور رجمنٹ کا پرچم بینڈ کی دھنوں پر لہرایا جاتا ہے۔

یونٹ کا امام ''سورۃ فتح'' سے آیتوں کی تلاوت کر کے پرچم کو تقدس دیتا ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور پرچم کے لیے مناجات الٰہی کی دعا کرتا ہے اوراس کے بعد پرچم دے دیا جاتا ہے اور پریڈ سلامی دیتی ہے۔ بعد ازاں پرچم پریڈ کے ساتھ شان و شوکت کے ساتھ لے جائے جاتے ہیں۔

پیارے بچو .....! اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر دم پاکستان کے قومی پرچم کی حفاظت اور اس کی سر بلندی کے لیے کام کرنے کی توفیق دے۔ (آمین)

پرچم کی عزت:

پیارے بچو اور بچیو.....! آپ جانتے ہی ہو کہ قیام پاکستان پر لاکھوں مسلمانوں، بچوں، جوانوں اور بوڑھوں کو اپنے اپنے خون کے نذرانے پیش کرنے پڑے تھے۔ پشاور میں ایک شخص دلاور نامی آبسا تھا۔ وہ مجذوب سا شخص تھا۔ بولنے (گویائی) کی قوت سے محروم نہ تھا مگر بولتا نہیں تھا۔ بڑی ہوئی داڑھی، الجھے بال، میلے کپڑے، ننگے پیر، کسی نے کچھ دے دیا تو کھا لیا، ورنہ خیر، ہاتھ پھیلانا اسے پسند نہ تھا۔ پورے جسم میں دو آنکھیں زندگی کی دلیل تھیں۔ روشن اور بڑی بڑی.....اس کے نہ بولنے کی وجہ سے بہت سی کہانیاں اس سے منسوب ہو گئی تھیں۔

بڑی مشکل سے یہ پتا چلا تھا کہ قیام پاکستان کے وقت اس کے بیوی بچے بڑی بے دردی کے ساتھ اس کے سامنے ختم کر دیے گئے تھے۔ جس کے نتیجہ میں وہ دماغی توازن کھو بیٹھا۔

۱۴ اگست کو سکول کے بچوں نے جلوس نکالا۔ بچوں کے ہاتھ میں پتلی پتلی لکڑیوں میں لگی کاغذ کی چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں تھیں۔ وہ جذبات کی شدت اور نعروں کی گونج میں انہیں لہراتے جا رہے تھے۔ ہوا کی زد میں آکر ان میں کچھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹ کر یا پھٹ کر نیچے گر رہی تھیں۔

عزیزو! دلاور، وہی مجذوب، دیوانہ دلاور..اسی جلوس کے ساتھ ساتھ جا رہا تھا اور نعروں کا جواب بھی دے رہا تھا اور سب سے زیادہ چونکا دینے والی بات یہ تھی کہ وہ پاکستانی پرچم والی چھوٹی چھوٹی جھنڈیوں کو زمین پر گرنے سے پہلے پہلے چننے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔اس کے اس عمل میں تیزی، پھرتی اور دیوانگی کا مظاہرہ ہو رہا تھا۔دلاور مہینوں غائب رہتا لیکن ہر اس جگہ،اس جلسے میں، اس محفل میں، اس جلوس میں موجود ہوتا، جہاں پاکستان کے پرچم نما کاغذ کی جھنڈیاں لگائی گئی ہوں یا اٹھائی جارہی ہوں۔اس کا کام ماہر شکاری کی طرح صرف یہ ہوتا کہ جہاں جھنڈی گرے یا اڑے وہ اسے فوری طور پر لپک لے اپنی جھولی میں ڈال لے۔

بعد میں دلاور ان جمع شدہ ٹوٹی اور پھٹی ہوئی جھنڈیوں کو ایک ایک کر کے یوں سیدھی کرتا اور اوپر تلے سجاتا تھا جیسے بھکاری بے ترتیب نوٹوں کو اکٹھا کرتا ہے۔

پیارے بچو! دلاور کے ایک جاننے والے نے بڑی مشکل سے اس سے اس کے اس عمل کی وجہ معلوم کی تھی۔جواب ملا تھا: ''میں اس پرچم کو زمین پر گرتا اس لیے نہیں دیکھ سکتا کہ اسے اونچا رکھنے کے لیے تو میرے پیاروں کا خون بہا تھا۔یہ گر گیا تو میرے شہیدوں کا خون بے قیمت ہو جائے گا۔''

پیارے بچواور بچیو.....! اب دلاور اس دنیا میں نہیں مگر وہ ہمیں تمہیں پرچم کی توقیر کا سبق سکھا گیا۔

❀❀❀

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

شاہین کا بچہ

پیارے بچو..... ! ایک تھا شاہین اورایک تھی چیل۔ دونوں کی آپس میں تھی کھٹ پٹ، اصل میں شاہین کوّے اورچیل کی طرح ایک پرندہ ہے۔ لیکن اپنی عادتوں اور رہنے سہنے کے طریقے کے اعتبار سے اپنے ساتھ کے پرندوں میں ایک خاص حیثیت رکھتا ہے۔ وہ اپنا گھونسلہ نہیں بناتا۔ بڑے بڑے اوراونچے درختوں کی چوٹیوں پر بھی بسیرانہیں کرتا۔ وہ ٹھہرتا ہے تو بہت اونچے پہاڑوں پر، وہ اتنا اونچا اڑتا ہے کہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ پھر وہ ایسی ویسی چیزوں کوکھاتا نہیں چوری سے بچتا ہے۔زیادہ وقت اڑنے میں صرف کرتا ہے اور تھکتا بھی نہیں۔ وہ اپنے بچوں کو چیل اور کوّے جیسے لالچی پرندوں کے ساتھ کھیلنے نہیں دیتا، تاکہ ان کی عادتوں کو اپنا نہ لیں۔

پیارے بچو.....! ہم نے کہانی کے شروع میں ہی کہا تھا کہ اسی فرق کی وجہ سے ایک شاہین اورچیل میں ان بن تھی۔ ایک دفعہ شاہین شکار کے لیے باہر گیا، اس کا مُنّا بچہ تنہا رہ گیا۔ چیل جو انتظار میں تھی وہ چھوٹے سے شاہین کو لے بھاگی۔ منّا شاہین چیختا چلاتا رہا مگر کچھ نہ بنا وہ اس کو اپنے بچوں میں رکھنا چاہتی تھی تاکہ شاہین سے بدلہ لے۔ جب شاہین واپس آیا اور اپنے بچے کو غائب پایا تو

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وہ بہت پریشان ہوا..... وہ سوچ میں تھا کہ بچہ اجازت کے بغیر کہاں چلا گیا۔ وہ تو اڑ بھی نہ سکتا تھا۔ کہیں گر گیا ہو گا۔ یا کسی پرندے نے کھا لیا ہو گا۔ ایک دم اسے خیال آیا کہ یہ یقیناً چیل کی شرارت ہو گی۔ وہ اسے لے بھاگی ہو گی۔ چنانچہ شاہین چیل کے گھونسلے کے قریب پہنچا۔ کیا دیکھا کہ چیل ایک مرے ہوئے پرندے کو اٹھا کر لائی ہے جس کی بدبو دور تک پھیلی ہوئی ہے مگر چیل کے بچے لطف لے کر اسے کھا رہے ہیں۔ شاہین کا بچہ خاموش بیٹھا ہے۔ چیل آہستہ آہستہ اسے سمجھا رہی ہے۔ اس روٹھے ہوئے بچے کو منا رہی ہے اور بار بار مردار کھانے کو کہہ رہی ہے۔ لیکن وہ بچہ ماننے کے لیے تیار نہیں۔ وہ کہہ رہا ہے میں مردار کبھی نہیں کھاؤں گا۔ میرے ابا نے مردار کھانے کو منع کیا ہے۔ادھر چیل ہر حیلے سے اسے راضی کرنا چاہتی ہے۔ شاہین ایک جانب بیٹھا خاموشی سے سارا معاملہ دیکھ رہا تھا۔ جب چیل کا تقاضا بڑھ گیا تو شاہین کے بچے کو غصہ آ گیا اور اس نے مقابلے کی ٹھان لی۔

پیارے بچو! ذرا سوچو کہ شاہین کے چھوٹے سے بچے اور چیل میں کیا مقابلہ؟

شاہین نے جب یہ بات یوں بڑھتے دیکھی تو فوراً آ دھمکا، شاہین کو دیکھ کر چیل اڑ گئی اور اس کے بچے چیں چیں کرنے لگے۔ شاہین نے چیل کے بچوں کو کچھ نہیں کہا وہ تو پرندوں میں بادشاہی کرتا ہے۔ کمزوروں کو کیوں ستانے لگا۔ اس نے اپنے منّے کو اٹھایا اور اپنی راہ لی۔ پیارے بچو..... ! شاہین کا بچہ اگر چیل کے بچوں میں رہتا، ان کے ساتھ پروان چڑھتا تو وہ یقیناً ان کی بری عادتوں کو اپنا لیتا اور بڑا ہو کر خود بھی خراب ہوتا اور اپنے گروہ کو بھی بدنام کرتا۔ بچو! تمہیں اس شاہین کے بچے سے سبق لینا چاہیے اور بری صحبت سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔

❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

علامہ اقبال رحمہ اللہ اور بچے

ہمارے قومی اور ملّی شاعر اور مفکّر علامہ اقبال رحمہ اللہ نے بچوں سے متعلق کئی سبق آموز نظمیں لکھی ہیں۔ ان سے بعض کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے۔

ایک مکڑا اور مکھی :

مکڑا پہلے مکھی سے اپنے گھر آنے کی التجا کرتا ہے۔ لہجہ شکوہ آمیز ہے لیکن وہ قابو نہیں آتی۔ پھر اپنے گھر کے باریک پردوں کا ذکر کرتا ہے جو مہمان نواز ہیں وہ اس پر بھی تذبذب میں رہتی ہے آخر میں :

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندہ

اس کے حسن کی تعریف کرتا ہے اور اسے قابو کر لیتا ہے، اسی لیے خوشامد سے بچنا ضروری ہے۔

ایک پہاڑ اور گلہری :

پہاڑ گلہری سے کہتا ہے تو ایک حقیر چیز ہے۔ گلہری جواب دیتی ہے کہ تو اپنی جگہ سے ایک قدم بھی نہیں ہل سکتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے چیز نکمی کوئی زمانے میں
کوئی برا نہیں قدرت کے کارخانے میں

ایک گائے اور بکری:

ایک گائے بکری سے آدمی کا گلہ کرتی ہے۔ اگر دودھ کم دوں تو بڑبڑاتا ہے اور اگر دبلی ہوں تو بیچ کھاتا ہے۔ بکری نے کہا: وہ تو ہمارا محافظ ہے ورنہ بنوں میں سو کھٹکے ہیں۔

اس کے دم سے ہے اپنی آبادی
قید ہم کو بھلی کہ آزادی؟

ہمدردی:

بلبل اندھیرے میں پریشان تھا کہ آشیانے میں کیسے پہنچے۔ جگنو نے کہا: میں روشنی کروں گا۔

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہیں جو کام دوسروں کے
بچے کی دعا میں اس کی زبان سے کہلواتے ہیں
میری زندگی شمع کی صورت ہو، یعنی میں اجالا کرسکوں

میری زندگی پروانے کی صورت ہو، تاکہ علم کی شمع سے محبت کر سکوں، میں دوسروں کی مدد کر سکوں اور برائی سے بچوں۔

پیارے بچو! یہی وہ ستون ہیں جن پر اچھی اور پاکیزہ زندگی کا دارو مدار ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہادری

پیارے بچو ..... ! بر اعظم یورپ کا ایک ملک ہے،ہالینڈ۔ وہ سطح سمندر سے نیچے واقع ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے ملک کو پانی میں ڈوب جانا چاہیے۔ لیکن ہالینڈ کے رہنے والوں نے بڑے بڑے مضبوط پشتے کناروں پر باندھ رکھے ہیں جن سے پانی رکا رہتا ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک بار ایک بچہ باپ کے ساتھ سیر کرنے جارہا تھا کہ اس نے پوچھا: ''اباجان ! یہ بند جو چاروں طرف بنے ہوئے ہیں اگر ٹوٹ جائیں تو کیا ہو؟''

باپ نے جواب دیا کہ اچھے بیٹے! اگر بدقسمتی سے ایک پشتے میں سوراخ ہو جائے اور اسے فوراً بند نہ کیا جائے تو وہ بڑا ہو کر سارے پشتے کو ختم کر دے گا۔ جس کے نتیجہ میں یہ مکان ،کھیت، باغ، انسان اور حیوان وغیرہ سبھی ڈوب جائیں گے۔

یہ سن کر وہ لڑکا ڈرا مگر اس کے ننھے سے دل میں یہ بات بیٹھ گئی۔اس کے کافی دنوں بعد وہی لڑکا بستہ بغل میں دبائے اپنے گھر کی جانب آرہا تھا شام کا وقت تھا۔کہ دفعتاً ایک آواز اس کے کان میں آئی۔ اس نے کان لگا کر سنا تو پتا چلا کہ کسی جگہ سے پانی نکل رہا ہے۔ ادھر ادھر دیکھنے سے معلوم ہوا کہ پشتے میں سے پانی کی پتلی سی دھار زور سے نکل رہی ہے۔ اس دھار کو دیکھتے ہی اسے اپنے باپ کی بات یاد آئی۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اس بچے نے ہمت باندھی اور اصل سوراخ والی جگہ پر پہنچ گیا اور جلدی سے اپنی انگلی اس سوراخ میں دے دی جس سے وہ دھار بند ہوگئی۔

دھار بند ہونے سے وہ لڑکا مسرت سے جھوم اٹھا اور دل میں کہنے لگا کہ اب کوئی خطرہ نہیں رہا۔ اور انتظار کرنے لگا کہ کوئی وہاں سے گزرے تو اسے سارا ماجرا سنائے۔ اسی انتظار میں سورج غروب ہو گیا اور آہستہ آہستہ چاروں طرف تاریکی چھا گئی۔ ادھر بھوک نے بھی ستانا شروع کیا۔ ادھر سردی کا موسم، اندھیری رات، سنسان جنگل، ہوا کی سرسراہٹ اوردرختوں کے پتوں کی کھڑ کھڑاہٹ سے اس بچے کو جن اور بھوت نظر آنے لگے۔ لیکن جونہی اسے شہر کی بربادی کا خیال آیا وہ سب کچھ بھول گیا اور ڈٹا رہا، حتیٰ کہ بچے کی مسکراہٹ کی طرح صبح ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد چند آدمی وہاں سے گزرے جو اپنے کھیتوں پر کام کرنے جا رہے تھے۔ انہوں نے لڑکے کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا معاملہ ہے؟اس نے سارا واقعہ سنایا تو وہ خوش ہوئے اور لڑکے کو شاباش دی۔ جب تک وہ سوراخ کو بند کرنے کا سامان مہیا نہ کر چکے لڑکا برابر انگلی سوراخ میں دیے ہوئے کھڑا رہا۔

پیارے بچو..... ! دن چڑھتے ہی سارے شہر میں اس ننھے بہادر کی بے مثال دلیری کی خبر پھیل گئی جس کے باعث شہر بچ گیا تھا۔ سارا شہر اس بچے کے ماں باپ کو مبارکباد دینے کے لیے آیا اور اب تک اس بچے کا نام بہادری کی وجہ سے زندہ ہے۔

پیارے بچو.....! جو لوگ قوم اور ملک کی سچی اورتعمیری خدمت کرتے ہیں وہ ہمیشہ سربلند ہوتے ہیں۔

❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہمدردی

ایک چھوٹے سے گاؤں میں سکول تھا۔جو ننھے اور معصوم بچوں کے قہقہوں سے آباد تھا۔ ایک دن ماسٹر صاحب ایک خوبصورت ڈبہ لے آئے جس میں کوئی چیز بند تھی۔

ماسٹر صاحب نے ڈبہ بچوں کو دکھایا، انھیں پسند آیا بچوں نے اصرار کیا کہ انہیں ڈبہ کھول کر دکھایا جائے۔

ماسٹر صاحب نے ڈبہ کھولا تو اس میں سے ایک خوبصورت کھلونا نکلا۔سب بچوں کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں۔ ماسٹر صاحب نے بچوں سے پوچھا کہ کیا ان میں سے کوئی یہ ڈبہ خوبصورت کھلونے کے ساتھ لینا چاہتا ہے۔ سب کا جواب ہاں میں تھا۔

ماسٹر صاحب نے کہا کہ یہ صرف اسی بچے کو ملے گا جو کل صبح اس گاؤں کی کوئی اچھی سی چیز لائے گا۔

دوسرے دن سب بچے بڑی خوشی اور جوش کے ساتھ سکول آئے اور ان میں سے ہر بچہ گاؤں سے کوئی نہ کوئی چیز لے کر آیا تھا اور ہر ایک کی خواہش یہی تھی کہ وہ اس خوبصورت تحفے کو حاصل کرے۔ ماسٹر صاحب نے سب بچوں کی لائی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ہوئی چیزیں دیکھیں جن میں خوبصورت سا پتھر، چمکدار موتی، رنگ برنگی سیپی، چاندی کا ٹکڑا وغیرہ شامل تھا۔ ماسٹر صاحب نے تمام بچوں پر ایک نگاہ ڈالی اور ننھا ساجد نہیں آیا۔ اس کے آنے پر ہی آخری فیصلہ ہو گا۔ اتنے میں ساجد ہانپتا کانپتا کلاس میں داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے ایک معصوم فاختہ کو اپنے سینے سے لگا رکھا تھا۔ جس کے پروں پر خون کے قطرے تھے اور اس کا دایاں بازو بھی ٹوٹ گیا تھا۔

ساجد نے ماسٹر صاحب اور ساتھیوں کے سامنے سارا واقعہ بیان کیا کہ کیسے چند شریر لڑکے اس بے چاری فاختہ پر غلیل سے پتھر مار رہے تھے۔ وہ زخمی فاختہ کو تڑپتے ہوئے نہ دیکھ سکا اور ماسٹر صاحب کے پاس زخموں پر مرہم لگانے کے لیے لے آیا۔

جیسے ہی ساجد نے بات ختم کی فاختہ نے اپنی سیاہی مائل چونچ دھیرے سے کھولی اور اپنی ملائم آنکھیں میچ لیں اور اس کا سر ایک جانب ڈھلک گیا۔ یہ دیکھتے ہی ننھے ساجد کی آنکھوں سے آنسو کے دو شفاف قطرے اس بے جان فاختہ پر گرے اور موتیوں کی طرح چمکنے لگے۔ ساجد نے ایک آہ بھرتے ہوئے کہا: افسوس! یہ ختم ہو گئی۔ سب بچے خاموش تھے۔ ماسٹر صاحب نے بچوں کی طرف دیکھ کر کہا کہ پیارے بچو.....! ساجد کے اس جذبۂ ہمدردی سے بڑھ کر کوئی اور شے خوبصورت نہیں ہو سکتی۔ یہ کہہ کر ماسٹر صاحب نے ساجد کو گلے سے لگا لیا اور خوبصورت کھلونے والا ڈبہ ساجد کو دے دیا۔

پیارے بچو.....! دوسروں سے ہمدردی رکھنے اور اچھے طریقے سے پیش آنے پر ہمارا مذہب بہت زور دیتا ہے۔

❀❀❀

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کے کام آنا

ہما، ایک رحم دل لڑکی تھی۔ وہ چوتھی جماعت میں پڑھتی تھی۔ ایک روز اس کی استانی نے صدر معلّمہ سے اجازت لی اور اپنی جماعت کی لڑکیوں کو ایک باغ میں سیر کے لیے لے گئی۔ لڑکیاں باغ میں ہر طرف پھول پودے اور درخت دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ ساری فضا پھولوں کی بھینی بھینی خوشبو سے مہک رہی تھی، اس میں سب بچیوں نے مختلف کھیل، جیسے آنکھ مچولی، پکڑن پکڑانا کھیلنے شروع کیے۔

کچھ دیر کے بعد استانی نے سب کو ایک جگہ جمع کیا اور کھانا کھانے کو کہا۔ جب سب بچیاں کھانا کھا چکیں تو استانی نے کہا کہ اب جاؤ اور اپنے اپنے ہاتھوں پر پھول سجاؤ۔ جس کے پھول سب سے اچھے ہوں گے اسے انعام ملے گا۔ سب بچیاں پھول سجانے میں مصروف ہو گئیں۔ ہما، بھی مگر وہ چلتے چلتے باغ کے ایک کونے میں پہنچ گئی۔

کیا دیکھتی ہے کہ وہاں ایک جھونپڑی ہے پہلے تو وہ ذرا ڈری، پھر ہمت کر کے اندر جھانکا دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت بیمار تھی اور پانی پانی کہہ رہی تھی۔ اب ہما سے رہا نہ گیا اور اس نے تیزی سے اندر جا کر اسے پانی پلایا اور اس کا سر دبانے لگی تھوڑی دیر بعد بڑھیا کی حالت قدرے سنبھلی تو ہما نے پوچھا کہ وہ یہاں تنہا

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیوں رہ رہیں ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ اس باغ کی مالن ہے اور دنیا میں اس کا کوئی نہیں ہما کو رحم آیا اس نے فوراً ہی اس کی جھونپڑی صاف کی اور چیزوں کو سلیقے سے رکھا اتنے میں اس کی استانی کی آواز آئی وہ دوڑ کر باہر چلی گئی۔

سب لڑکیاں باری باری اپنے ہاتھ دکھا رہی تھیں جونہی ہما، کی باری آئی تو ڈر کے مارے خاموش رہی۔ استانی نے اسے ہاتھ دکھانے کو کہا دیکھا تو ہاتھ خالی تھے، استانی نے وجہ پوچھی ہما، نے سب کچھ سچ سچ بتا دیا۔ استانی ناراض ہونے کے بجائے بہت خوش ہوئی۔ اسے تھپکا، چمکارا اور انعام کا حق دار قرار دیا۔ کیونکہ دوسروں کے کام آنا بہت بڑی نیکی ہے۔ سرور کائنات ﷺ کا فرمان مبارک ہے:

''سب سے بہتر وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔''

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

زبان کی تاثیر

پیارے بچو..... ! ایک دفعہ ایک بادشاہ اپنے وزیر اور غلام کے ہمراہ شکار پر گیا، شکار کھیلتے کھیلتے وہ سب ایک دوسرے سے جدا ہو گئے اتنے میں شام ہو گئی اور اندھیرا چھانے لگا۔ اب وہ ایک دوسرے کی تلاش میں تھے۔

اس جنگل میں ایک جھونپڑی تھی جس میں ایک نابینا رہتا تھا۔ جھونپڑی کے قریب سے غلام گزرا تو اس نے حقارت سے پوچھا: ابے اندھے! یہاں سے کوئی سوار گزرا ہے؟ نابینے نے انکساری سے جواب دیا: جناب ! میں اندھا ہوں کسی کے قدموں کی آواز نہیں آئی۔ تھوڑی دیر بعد وہاں سے وزیر گزرا۔ اس نے پوچھا: بابا جی ! یہاں سے کوئی سوار گزرا ہے؟ نابینے نے عاجزی سے کہا: ایک غلام گزرا ہے۔ یہ سن کر وزیر آگے چلا گیا۔

اس کے بعد وہاں سے بادشاہ گزرا اس نے نابینے شخص کو دیکھ کر ادب سے کہا: شاہ صاحب! کیا یہاں سے کوئی سوار آگے گیا ہے؟ نابینے شخص نے جھک کر سلام کیا اور کہا: جی ہاں! بادشاہ سلامت ایک غلام اور دوسرا وزیر۔ بادشاہ حیران ہو کر پوچھنے لگا کہ تمھیں تو کچھ نظر نہیں آتا پھر یہ کیسے معلوم ہوا کہ پہلے غلام اور وزیر گزرا اور میں بادشاہ ہوں نابینا شخص نے ادب سے جواب دیا: حضور ! انسان اپنی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

زبان سے پہچانا جاتا ہے پہلے سوار نے کہا: ابے اندھے! میں سمجھ گیا کہ یہ کوئی مغرور غلام ہے، دوسرے نے بابا جی کہہ کر نرمی سے پوچھا میں نے خیال کیا کہ یہ وزیر ہی ہوگا۔ بعد میں آپ تشریف لائے اور مجھے شاہ صاحب کہہ کر مخاطب کیا تو میں سمجھ گیا کہ آپ بادشاہ سلامت ہیں۔

بادشاہ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور اس نابینے شخص کو اپنے ساتھ محل میں لے آیا اور اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

پیارے بچو .....! آپ نے دیکھا اس نابینے شخص کی سمجھ اور انکساری نے اسے بلند مرتبے پر پہنچا دیا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیا ارادہ

پیارے بچو ..... ! ایک شخص تھا جس کی ملازمت معمولی تھی، اس لیے اسے جو تنخواہ ملتی تھی اس سے مشکل سے وہ اپنے بال بچوں کا پیٹ بھرتا۔ ایک روز وہ گھر سے دفتر کی طرف جا رہا تھا۔ اسے محسوس ہوا کہ اس کے پاؤں دھوپ کی تپش سے جل رہے ہیں۔ وہ رکا اور دیکھا کہ اس کے جوتے زیادہ ہی گھس چکے ہیں اور اس کا ساتھ چھوڑنے والے ہیں۔ اس نے مہینے کے شروع میں نئے جوتے خریدنے کا ارادہ کیا مگر اسے فوراً ہی خیال آیا کہ وہ اگر اپنے لیے نئے جوتے خریدے گا تو اپنے بال بچوں کو کیسے پالے گا؟

یہ سوچتے سوچتے وہ دفتر پہنچ گیا اسے اپنے آپ سے نفرت ہونے لگی وہ دوسروں کو اپنے سے بہتر دیکھ کر جلتا رہا۔ چھٹی کے بعد جب گھر جانے لگا تو اسے اپنے آپ پر اور بھی غصہ آنے لگا۔ اسی حالت میں وہ بس سٹاپ کے قریب پہنچ کر ایک طرف پیٹھ لگا کر کھڑا ہو گیا کیونکہ بس آنے میں دیر تھی وہ اپنے خیالات میں گم سم تھا۔

اتنے میں پیچھے سے کوئی مخاطب ہوا اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک شخص فٹ پاتھ پر بیٹھا اس سے کہہ رہا تھا کہ یوں تو مجھے کوئی اختیار نہیں کہ تمھارے معاملات

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

میں دخل دوں لیکن انسان کے ناطے سے کیا آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہیں؟

اس نے اسے اپنی پوری کہانی سنا ڈالی جونہی کہانی پوری ہوئی اس نے دیکھا کہ اس بیٹھے ہوئے شخص کی دونوں ٹانگیں نہیں پھر بھی وہ خوش اور مطمئن نظر آرہا تھا۔ اس شخص نے اس سے وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگا کہ اللہ نے مجھے زندگی تو دی ہے کہ میں اس دنیا کی خوبصورتی کو دیکھ سکوں اگر میرے پاؤں نہیں تو میں ان بیساکھیوں کے سہارے چل پھر سکتا ہوں باقی اعضا تو ٹھیک ہیں ہر حال میں پیدا کرنے والے کا شکر ادا کرنا چاہیے، کیا ہوا اگر آج تمھارے پاس جوتے نہیں تم اللہ پر بھروسا رکھ کر محنت کرو گے تو سب کچھ مل جائے گا صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے اتنے میں بس آتی نظر آئی وہ شخص اپنی بے ساکھیوں کے سہارے اٹھا اور بس میں بیٹھنے کے لیے چل پڑا اور یوں وہ دوسرا شخص بھی نئے ارادے کے ساتھ گھر کی جانب روانہ ہوا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسرے کی مدد

کسی فاختہ نے لمبی اور گھنی شاخوں والے درخت پر گھونسلہ بنایا ہوا تھا، اسی درخت کے نیچے چیونٹیوں کا بل تھا۔ ایک روز ایک چیونٹی پانی پینے کے لیے گئی اور پاؤں پھسلنے سے دریا میں جا گری اچانک فاختہ نے دیکھا کہ چیونٹی خطرے میں ہے اس نے فوری طور پر اس کی مدد کرنے کا فیصلہ کیا۔

فاختہ نے درخت کا پتا توڑا اور چیونٹی کے قریب پانی میں رکھ دیا چیونٹی اسی وقت اس پر سوار ہو گئی فاختہ پتا اٹھا کر کنارے پر لے آئی اور یوں چیونٹی کی جان بچ گئی۔ چیونٹی نے اس کی نیکی پر فاختہ کا شکریہ ادا کیا۔

تھوڑے دنوں بعد ایک شکاری اس طرف آنکلا فاختہ کو درخت پر بیٹھے دیکھا تو کمان میں تیر چڑھا کر شکار کا ارادہ کیا چیونٹی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ دوڑتی ہوئی گئی اور شکاری کی پنڈلی پر زور سے کاٹ لیا، شکاری درد سے بلبلا اٹھا تیر ہاتھ سے چھوٹ گیا اور نشانہ خطا ہو گیا فاختہ اڑ کر یہ جا وہ جا۔ شام کو فاختہ اپنے گھونسلے میں واپس آئی اور آتے ہی چیونٹی کا شکریہ ادا کیا۔

پیارے بچو ..... ! اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ دنیا میں کوئی چیز اتنی

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

چھوٹی اور معمولی نہیں کہ وہ دوسروں کے کام نہ آسکے چیونٹی جیسی چھوٹی مخلوق نے کسی کی جان بچا لی، چنانچہ ہم سب کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے۔

ہیں لوگ وہی جہاں میں اچھے
آتے ہی جو کام دوسروں کے

(اقبال)

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایمان دار رکشا ڈرائیور

(ایمان داری کا صلہ)

بارہ سال پہلے جولائی 1978ء میں کراچی کے ایک رکشا ڈرائیور محمد بن سعید کو بائیس ہزار روپے پڑے ملے تھے، اس غریب ڈرائیور کی روزی کا ذریعہ صرف وہی رکشا تھا جو وہ کرائے پر چلاتا تھا اور شام کو مالک کو آمدنی پہنچاتا تھا۔ اسے یہ بائیس ہزار روپے کی رقم ایک رومال میں لپٹی ہوئی سڑک پر ملی تھی جو کہ اس نے ایک موٹر سائیکل سوار کی موٹر سائیکل سے گرتے ہوئے دیکھ لی تھی۔

رقم اٹھاتے ہی ایک کار والے نے اس پر اپنا دعویٰ جتایا مگر چونکہ محمد بن سعید موٹر سائیکل سے بنڈل گرتے دیکھ چکا تھا، لہٰذا اس نے اس کے جھوٹے دعوے کو ماننے سے انکار کر دیا۔

گھر پہنچ کر محمد بن سعید نے رقم کو بڑی احتیاط سے رکھا، پھر رقم کے متعلق اعلان کروایا جس پر پانچ سو افراد کے لگ بھگ رقم لینے پہنچے لیکن کوئی بھی ٹھوس ثبوت فراہم نہ کر سکا۔

ہوتے ہوتے یہ خبر اصل مالک تک بھی پہنچ گئی اس کا نام ''زاہد'' تھا۔ وہ مقامی

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فرم میں ملازم تھا۔ محمد بن سعید نے اس سے رقم پوچھی جو اس نے صحیح بتلا دی، پھر رومال کا رنگ وغیرہ معلوم کیا اور پھر وہ اپنی ذہانت کا ثبوت دیتے ہوئے رقم الگ لے جا کر کھول لی اور زاہد سے کہا کہ اسے اسی طرح باندھ جیسی کہ رومال میں بندھی تھی زاہد نے یہ بھی کر دکھایا، چنانچہ محمد بن سعید نے بائیس ہزار روپے کی رقم اس کے حوالے کر دی۔

حکومت نے محمد بن سعید کی ذہانت داری پر پانچ ہزار روپے انعام دیا اس کے علاوہ ٹیلی ویژن کے مشہور پروگرام ''نیلام گھر'' میں بھی اس کا انٹرویو ٹیلی کاسٹ ہوا کئی فرموں نے اسے قیمتی تحفے ریفریجریٹر، رسٹ واچ، سلائی مشین، واٹر کولر، ٹائم پیس، قومی انعامی بانڈز اور ٹی وی سیٹ وغیرہ دیے۔

پیارے بچو ..... ! یہ تو دنیاوی انعامات تھے اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے جو اجر اس دیانت داری کا ملے گا اس کا کیا کہنا۔

علاوہ ازیں سب سے بڑی بات یہ تھی کہ اس ہیرا پھیری اور بد دیانتی کے زمانے میں محمد بن سعید نے اللہ کی رضا جوئی کے لیے جو اعلیٰ ایمان داری اوردیانت داری کی مثال پیش کی وہ ہم سب کے لیے ایک سبق ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

تربیت

کسی دوسرے ملک کا جہاز ہمارے بین الاقوامی ہوائی اڈے کراچی پر اتر چکا تھا سب لوگ پسنجر لاؤنج میں آرام کرنے یا چائے پینے جا چکے تھے مگر ایک بچہ جس کی عمر چھ سات سال سے زیادہ نہ تھی کسی چیز کی تلاش میں تھا۔

ایک شخص نے آگے بڑھ کر پوچھا کہ تم کون ہو، کہیں تمہیں ڈبلیو سی (بیت الخلاء) تو نہیں جانا؟ اگر جانا ہے تو وہ سامنے ہے مگر جواب ملا کہ نہیں اس شخص کے اصرار پر بچہ کہنے لگا: میری جیب میں ٹافیوں اور چاکلیٹوں کی پنیاں بھری ہوئی ہیں انہیں خالی کرنا چاہتا ہوں۔

اس پر اس شخص نے بچے کو کوڑا کرکٹ کی بالٹی دکھائی بچے نے بڑے آرام سے اس کا ڈھکن اٹھایا اپنی جیبیں پنیوں سے خالی کیں ڈھکن کو صحیح طریقے سے بند کیا واپس آکر اس شخص کا شکریہ ادا کیا اور چھلانگیں لگاتا ہوا پسنجر لاؤنج (مسافروں کے بیٹھنے کی جگہ) کی طرف چلا گیا۔

پیارے بچو! چھوٹے بچے نے ہم سب کو کتنی اچھی بات اپنے عمل سے بتائی۔ ہم سمجھ بوجھ رکھتے ہوئے جا بجا پھلوں کے چھلکے اور سگریٹوں کے ٹکڑے پھینک دیتے ہیں ہمیں اتنا بھی خیال نہیں آتا کہ اس چھلکے پر سے ہم خود یا ہمارا کوئی عزیز پھسل کر زخمی ہو سکتا ہے یا سلگتی ہوئی سگریٹ سے کہیں آگ کے شعلے تباہی لا سکتے ہیں۔

المکتبۃ الرحمانیۃ
99- ج ماڈل ٹاؤن - لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بچوں کے لیے ہماری دیگر دلچسپ تربیتی کتب

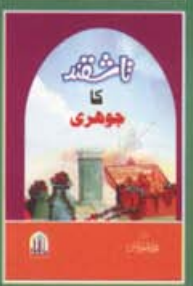

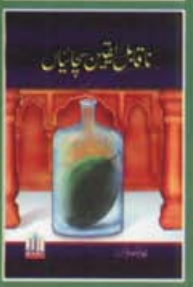

دارالابلاغ

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"